باسمہٖ تعالیٰ

# ماہِ رمضان

## کے مختصر احکام

روزہ، سحری، افطاری، نمازِ تراویح

اعتکاف، فطرانہ اور عید الفطر کے مختصر مسائل واحکام

تصنیف

مفتی محمد رضوان خان

تلخیص وترتیب

مولانا غلام بلال

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

فون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ماہِ رمضان

## کے مختصر احکام

روزہ، سحری، افطاری، نمازِ تراویح
اعتکاف، فطرانہ اور عیدالفطر کے مختصر مسائل واحکام

تصنیف

مفتی محمد رضوان خان

تلخیص وترتیب

مولانا غلام بلال

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

www.idaraghufran.org

# فہرست


| صفحہ نمبر | مضامین |
|---|---|
| 5 | تمہید (از مصنف) |
| 6 | ماہِ رمضان کی مختصر فضیلت وعظمت |
| 8 | ماہِ رمضان کے فضائل کا تقاضا |
| 9 | ماہِ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات |
| 10 | رمضان المبارک میں کرنے کے کام |
| 12 | رمضان کے چاند کے مختصر احکام |
| 14 | چاند سے متعلق چند قابلِ اصلاح وقابلِ توجہ پہلو |
| 15 | نیا چاند دیکھنے کی دعائیں |
| 16 | رمضان کے روزہ کے مختصر احکام |
| // | رمضان کے روزہ کی اہمیت |
| // | روزہ کی حکمتیں |
| 17 | روزہ کس پر فرض ہے؟ |
| 18 | مسلمان ہونا |
| 18 | بالغ ہونا |

| | |
|---|---|
| عاقل ہونا | 19 |
| صحت مند ہونا | 20 |
| مقیم ہونا | 21 |
| حیض ونفاس سے پاک ہونا | 22 |
| روزے کی نیت اور وقت وغیرہ سے متعلق احکام | // |
| سحری کے مسائل | 24 |
| افطار کے مسائل | 25 |
| روزہ کو فاسد کرنے اور نہ کرنے والی چیزیں | // |
| منہ (Mouth) میں کوئی چیز لے جانا، یا چکھنا، کلی، مسواک کرنا | // |
| قے (Vomiting) آنا یا قے کرنا | 29 |
| ناک (Nose) میں کوئی چیز لگانا یا کھینچنا | 30 |
| آنکھ (Eye) میں پانی، سرمہ یا دوا ڈالنا | 32 |
| کان (Ear) میں پانی یا دوا ڈالنا | 33 |
| غسل، جسم کی مالش، انجکشن، ڈرپ وغیرہ لگوانے کے احکام | // |
| روزہ میں جسم سے خون نکلوانے اور نکلنے کے احکام | 34 |
| جنسی تعلقات اور احتلام وغیرہ سے متعلق احکام | // |
| بھول کر، زبردستی، بے ہوشی یا غلط فہمی میں روزہ ٹوٹنے کا حکم | 35 |
| رمضان کا فدیہ اور کفارہ | 36 |
| روزہ میں غیبت، جھوٹ اور دوسرے گناہوں کا حکم | 37 |

| | |
|---|---|
| آخری عشرہ اور لیلۃ القدر میں عبادت کا اہتمام | 38 |
| لیلۃ القدر کی فضیلت | 39 |
| لیلۃ القدر کس رات میں ہوتی ہے؟ | 40 |
| تراویح کے مختصر فضائل واحکام | 41 |
| تسبیح تراویح | 42 |
| اعتکاف کے مسائل | 43 |
| اعتکاف کی حالت میں جائز کام | // |
| اعتکاف کے ممنوعات ومکروہات | 44 |
| ان ضروریات کے لئے نکلنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا | 45 |
| مسجد کی حدود | 46 |
| اعتکاف کی قضاء | // |
| جمعۃ الوداع | // |
| صدقۂ فطر کے مختصر فضائل واحکام | 48 |
| عیدالفطر کے مختصر فضائل واحکام | 50 |
| عید کے بعد چھ روزے | 51 |

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# تمہید

(از مصنف)

بندہ محمد رضوان نے اسلامی سال کے بارہ مہینوں کے فضائل واحکام کے سلسلے میں ایک کتاب ’’ماہِ رمضان کے فضائل واحکام‘‘ اور دوسری کتاب ’’ماہِ شوال اور عید الفطر کے فضائل واحکام‘‘ اور مزید براں ’’تراویح کے فضائل واحکام‘‘ نیز ’’اعتکاف کے فضائل واحکام‘‘ کے ناموں سے تالیف کی تھیں۔

بعض احباب کی خواہش ہوئی کہ مذکورہ تفصیلی کتابوں کا عربی عبارات وحوالہ جات، اور مسائل وغیرہ کی تفصیلات وتطویلات کے بغیر افادۂ عام کے لیے اختصار کر دیا جائے۔

بندہ کی مذکورہ تفصیلی تالیفات سے الحمد للہ تعالیٰ بندہ کے رفیقِ کار مولانا حافظ غلام بلال صاحب سلمہٗ اللہ نے اس خدمت کو انجام دیا، اور بعض مسائل میں، جن میں بندہ کے موقف میں کچھ لچک وتبدیلی آ گئی، اس کا بھی لحاظ کیا گیا۔ فجزاہُ اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

اس کے بعد بندہ نے اس مکمل مختصر مضمون کی بغور نظر ثانی کی، اور خود بھی حذف واصلاح کا اہتمام کیا، جس کو اب بصورتِ رسالہ شائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

فقط

محمد رضوان خان

17/ شعبان المعظم/ 1442ہجری۔ بمطابق یکم اپریل/ 2021ء بروز جمعرات

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ماہِ رمضان کی مختصر فضیلت وعظمت

رمضانُ المبارک کا مہینہ اسلامی سال کے لحاظ سے ترتیب میں نواں مہینہ ہے۔

اور جس طرح اسلام کے دوسرے اہم احکام اسلامی مہینوں سے متعلق اور وابستہ ہیں، اسی طرح روزے، لیلۃُ القدر اوراعتکاف وغیرہ کے احکام بھی اسلامی مہینے یعنی ''رمضانُ المبارک'' سے وابستہ ہیں۔

''رَمَضَان '' کے لغوی معنیٰ ''جلنےاور جلانے'' کے آتے ہیں، کیونکہ یہ مہینہ مسلمانوں کے گناہوں کو جلانے اور معاف کرانے کا ذریعہ ہے، اور اس مہینے میں دلوں میں آخرت کی فکر اور تیاری کی حرارت وگرمی پہنچتی ہے، اس جیسی وجوہات کی بناء پر اس مہینے کو رمضان کا مہینہ کہا جاتا ہے، اور یہ مہینہ شریعت کی نظر میں نہایت برکت اور عظمت والا مہینہ ہے، اس لیے اس مہینہ کو ''رمضانُ المبارک'' اور ''رمضان المعظم'' بھی کہا جاتا ہے۔

رمضان کا مہینہ انتہائی عظیمُ الشان اور فضیلت والا مہینہ ہے، اس مہینے میں قرآن مجید نازل کیا گیا، اور اس مہینہ میں روزوں اور دیگر نیک اعمال، مثلاً تراویح، اعتکاف وغیرہ کی بھی بہت فضیلت ہے۔

رمضانُ المبارک کی فضیلت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ قرآن مجید رمضانُ المبارک کے مہینے میں ''لیلۃ القدر '' کی مبارک رات میں نازل کیا گیا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ (سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے، جس میں قرآن کو نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے (سورہ بقرہ)

اور سورۂ قدر میں ارشاد ہے کہ:

اِنَّـآ اَنْـزَلْـنٰـهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَآ اَدْرٰاکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ. لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ. سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورة القدر، پاره ۳۰)

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃُ القدر میں نازل کیا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ لیلۃُ القدر کیا ہے؟ لیلۃُ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر کو لے کر نازل ہوتے (اور اترتے) ہیں، سراپا سلام ہے وہ (لیلۃُ القدر اور اس کی برکت) طلوعِ فجر (یعنی صبح صادق) تک رہتی ہے (سورہ قدر)

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کے بہت سے فضائل واحکام ہیں، جن کا احادیث میں ذکر کیا گیا ہے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(1)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے“ (بخاری، حدیث نمبر 1899)

(2)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ:

”رمضان کی پہلی رات ہی سے شیطانوں اور سرکش جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور ان میں سے کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رکھا جاتا اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور اللہ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ ”اے خیر (یعنی نیک کام) کو طلب کرنے والے آگے بڑھ اور اے شَر (یعنی بُرے اور گناہ کے کام) کو طلب کرنے والے رُک جا“ اور اللہ کی طرف سے آگ (یعنی جہنّم) سے بہت سے لوگ آزاد کیے جاتے ہیں اور یہ واقعہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے“ (ترمذی، حدیث نمبر 682)

(3)...... حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے لئے (رمضان کے) ہر دن اور رات میں (بے شمار لوگ جہنَّم سے) آزاد کئے جاتے ہیں، اور ہر بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے'' (مسند احمد، حدیث نمبر 7450)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے دار کی دعا رَد نہیں کی جاتی (مسند احمد، حدیث نمبر 10183)

(4)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذلیل وخوار ہو وہ شخص، جس کے سامنے میرا نام لیا گیا، اور پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا، اور ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس کو رمضان کا مہینہ حاصل ہوا، اور رمضان گزر بھی گیا، مگر اس نے اپنی مغفرت کا سامان نہیں کیا، اور ذلیل وخوار ہو وہ شخص، جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، لیکن وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکے (ترمذی، حدیث نمبر 3545)

## ماہِ رمضان کے فضائل کا تقاضا

رمضانُ المبارک کے عظیم فضائل کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس پورے مہینہ کو اللہ کی عبادت واطاعت اور گناہوں سے بچنے کے ساتھ گزارا جاتا، لیکن افسوس کہ بہت سے مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں اس مہینہ کی قدر و قیمت کا پوری طرح احساس نہیں ہوتا اور وہ اس مہینہ میں فرض نمازیں تک قضاء کر دیتے ہیں، اور رمضان کی خاص عبادت، جیسے، روزہ اور تراویح کو بھی چھوڑ دیتے ہیں، ان لوگوں کو نہ تو عبادت کی توفیق ہوتی، اور نہ ہی یہ لوگ گناہوں کو چھوڑنے کے لیے تیار ہوتے۔

اور کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو ان عبادات کو سرانجام تو دیتے ہیں، مگر گناہوں اور معصیتوں میں حسبِ سابق منہمک رہتے ہیں، جیسا کہ جھوٹ، دھوکہ ملاوٹ، کم تولنا، کم ناپنا، جھوٹی قسمیں کھانا وغیرہ، یا پھر دوسرے فضول کاموں میں مشغول رہنا، یہ بہت محرومی اور کوتاہی کی بات ہے۔

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جو صرف رمضان کے مہینہ کی حد تک کچھ گناہوں سے رک جانے کا ارادہ کرتے ہیں، مثلاً صرف رمضان میں موسیقی وگانا نہیں سُنتے، شراب نہیں پیتے، لیکن رمضان کے بعد پھران گناہوں کو کرنے کی نیت ہوتی ہے، یہ بھی رمضان کی صحیح اور پوری قدردانی اور کامل توبہ نہیں (اگرچہ رمضان میں گناہ کرنے سے تو بہتر ہے) کیونکہ گناہ سے توبہ کے لئے ضروری ہے کہ توبہ کرتے وقت آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کی نیت ہو۔

## ماہِ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات

مخلوقات میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ماہِ رمضان کی قدر و قیمت سے کون واقف ہوگا؟ اسی وجہ سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں عبادت، سخاوت اور دوسرے نیک اعمال کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

’’جب رمضان کا مہینہ داخل ہوجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سخت محنت کرنے کی تیاری کے لیے اپنا ازار بند کس لیتے، پھر (آخری عشرہ میں) اپنے بستر مبارک پر نہ آتے، یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا‘‘ (شعب الایمان، حدیث نمبر 3352)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

’’جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل جاتا تھا اور آپ کی نمازوں میں زیادتی ہوجاتی تھی اور دعا میں تضرّع وزاری بڑھ جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سرخ ہوجاتا تھا‘‘ (شعب الایمان، حدیث نمبر 3353)

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

’’نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں صدقہ خیرات کے کاموں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور آپ کی زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں اس وقت ہوتی تھی، جب آپ سے جبریل ملاقات کرتے تھے، اور آپ سے جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں ملاقات کرتے تھے، یہاں تک کہ رمضان ختم نہ ہوجاتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل

علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے، پس جب آپ سے جبریل علیہ السلام ملاقات کرتے تھے، تو آپ صدقہ وخیرات کے کاموں میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجایا کرتے تھے

(بخاری، حدیث نمبر 1902)

مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں رمضان میں انتہائی اہتمام اور کثرت سے عبادت میں مشغول ہوتے تھے۔

## رمضان المبارک میں کرنے کے کام

قرآن وسنت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رمضان کا مہینہ انتہائی بابرکت اور عظیم الشان فضیلت کا حامل ہے، اس لیے زندگی کے قیمتی لمحات کو غنیمت سمجھتے ہوئے رمضانُ المبارک کی قدر کرنی چاہیے۔

اس سلسلہ میں چند اصولی ہدایات پر اپنے اپنے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کیجیے:

☼ رمضانُ المبارک شروع ہونے سے پہلے ہی اس کے استقبال اور طلب کے لئے دل سے آمادہ ہوجایئے، اور اس مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے ہی اس نعمت کے حاصل ہونے اور اس کی صحیح قدر و قیمت بجالانے کی اللہ تعالیٰ سے دعاء کیجئے ☼ اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کیجئے ☼ دنیاوی مشاغل اور مصروفیات کو کم کرنے کی کوشش کیجئے ☼ رمضانُ المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہونے کے لئے انتیس شعبان ہی کی شام کو رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام وکوشش کیجئے ☼ جب رمضانُ المبارک کا چاند نظر آجائے، یا چاند نظر آنے کا فیصلہ ہوجائے، تو سمجھ لیجئے کہ رمضانُ المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہوگیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے اور اس مہینہ کی قدر کرنے کی توفیق حاصل ہونے اور اس مہینے کو سلامتی وعافیت کے ساتھ حاصل کرنے کی رب تعالیٰ کے حضور دعاء کیجئے ☼ رمضان کے آغاز پر دوسرے مسلمانوں کو مبارک باد دینا درست ہے، لیکن اسے لازم اور ضروری مت سمجھیے۔

مندرجہ ذیل معمولات کو رمضان المبارک میں ذرا اہتمام سے شروع کردیں، تو بہتر ہے۔

☼ سچے دل سے گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے رہیے ☼ روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کا اہتمام کیجئے اور بلاعذر ناغہ نہ کیجئے ☼ رمضانُ المبارک اور خاص کر روزے میں ہر قسم کے گناہوں سے آنکھ، کان، ناک، دل، دماغ اور دوسرے اعضاء کو بچا کر رکھئے ☼ عورتوں کو وقت کی پابندی اور مردوں کو باجماعت نماز کا اہتمام کرتے رہنا چاہئے ☼ فرض اور سنت نمازوں کے علاوہ اشراق، چاشت، اوابین، صلوٰۃُ التسبیح، تحیۃُ المسجد، تحیۃُ الوضوء اور تہجد کے نوافل کا حسبِ سہولت واستطاعت اہتمام کرنا چاہئے ☼ نیک صحبت کا اہتمام، بُری صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے ☼ جس قدر ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے ☼ اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کی خیر اور بھلائی کی دعائیں مانگتے رہیے، خاص کر جنت کا سوال اور جہنّم سے پناہ مانگتے رہیے ☼ تمام مسلمانوں کی فتح ونصرت اور ظلم وستم سے نجات کی دعاء کیجئے ☼ فوت شدہ حضرات کے لئے سنت کے مطابق ایصالِ ثواب اور مغفرت کی دعاء کیجئے ☼ چلتے پھرتے مختلف مسنون اذکار مثلاً ''لَآاِلٰـــہَ اِلَّااللہُ'' اور ''اَسْتَغْـفِـرُاللہَ '' کا وِرد کیجیے اور درود شریف بھی پڑھتے رہیے ☼ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور سنت پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے ☼ حسبِ قدرت صدقہ وخیرات میں حصہ شامل کیجئے ☼ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا زیادہ اہتمام کیجیے ☼ ممکن ہو اور کوئی عذر نہ ہو، تو آخری عشرہ میں اعتکاف کی بھی کوشش کیجئے ☼ رمضان کے قیمتی لمحات اور اوقات کو فضول کاموں اور فضول باتوں سے محفوظ رکھنے کا بہت اہتمام کیجیے۔

آج کل بہت سے لوگ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کی قیمتی گھڑیاں اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے، بے جا اور غلو کی حد تک خرید وفروخت میں خرچ کر دیتے ہیں، جو کہ نقصان کی بات ہے، اس قسم کی حرکات سے اپنے آپ کو بچا کر رکھئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

# رمضان کے چاند کے مختصر احکام

چاند کی تاریخ کو زندہ اور باقی رکھنا سب مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے، کیونکہ (مہینے اور سال کے سلسلے میں) شرعی احکام کا دارومدار چاند کے حساب پر ہے، اور چاند کی تاریخوں کو یاد رکھنے اور ان کو شمار کرنے کا اہتمام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمایا کرتے تھے، اسی عمل کا آپ نے اپنی امت کو بھی حکم فرمایا۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کے چاند اور اس مہینے کی تاریخوں) کو جتنے اہتمام سے محفوظ رکھتے تھے، اتنے اہتمام سے کسی دوسرے مہینے (کی تاریخوں) کو محفوظ نہیں رکھتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھتے تھے اور اگر (انتیس شعبان کو) چاند دکھائی نہ دیتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرکے پھر (رمضان کے) روزے رکھتے تھے'' (ابوداؤد، حدیث نمبر 2325)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (یعنی عید مناؤ) پھر اگر (انتیس رمضان کو) چاند نظر نہ آئے تو تم تیس دن روزہ رکھو'' (مسلم، حدیث نمبر 1081 ''17'')

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اہتمام کی وجہ سے شعبان کا چاند دیکھنے اور اس کی تاریخیں یاد رکھنے کا خاص اہتمام فرماتے تھے، اور صحابۂ کرام کو بھی اس کا حکم فرماتے تھے۔

☼ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مہینے کے اگر انتیس دن پورے ہونے کے بعد چاند دکھائی نہ دے تو پھر تیس دن پورے کیے جائیں۔

☼ قمری یعنی چاند والے مہینے کے شروع اور ختم ہونے کا معیار فلکیات وغیرہ کے حساب پر نہیں، بلکہ چاند کی رؤیت پر ہے، جبکہ معتبر اور صحیح ہو، اور رؤیت، یا تو انتیس دن کے بعد ہوتی ہے، یا پھر تیس

دن مکمل ہونے پر شرعاً معتبر سمجھی جاتی ہے، اس لئے شرعاً مہینے کے ثبوت کے لئے اصل اعتماد رؤیت ِہلال پر ہوگا، البتہ فلکی حسابات اور فلکی رصدگاہوں سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے، تاکہ احادیثِ نبوی پر بھی عمل ہو، اور سائنسی حقائق کی بھی رعایت ہوسکے۔

☼ رمضان کے چاند کی طرح انتیس رمضان کو شوال کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔

☼ اگر کسی نے رمضان کا چاند دیکھ لیا، مگر اس کی گواہی قبول نہیں کی گئی، تو ایسے شخص کو اپنی اس رؤیت کے مطابق، روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔

☼ اگر کسی نے انتیس رمضان کو عید کا چاند دیکھا، لیکن اس کی گواہی کسی شرعی وجہ سے قبول نہیں کی گئی، تو اس کو اگلے دن تیس رمضان کا روزہ رکھنا ضروری ہے۔

☼ پاکستان کی موجودہ مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی جو رمضان وعیدین اور دیگر قمری مہینوں کے چاند کے نظر آنے کا فیصلہ کرتی ہے، کو یہ ذمہ داری سپرد کی گئی ہے، (اور اہلِ علم حضرات کے فتوے کی رو سے عموماً اس کمیٹی کا فیصلہ شرعی اصولوں کے مطابق ہوتا ہے) اس لیے اس کی حیثیت قضاءِ قاضی کی ہے، جو ملک کے باشندگان کے لئے حجتِ شرعیہ ہے، اور اس کے برخلاف باشندگانِ ملک کا انفراداً، یا کسی متوازی کمیٹی کے فیصلے کی بنیاد پر چاند کی رؤیت کا عمومی فیصلہ صادر کرنا، بالخصوص عید کروا کر روزہ چھڑانا، نامناسب طرزِ عمل ہے۔

☼ جو ممالک غیر مسلموں کے زیرِ تسلط ہیں، اور وہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، وہاں مسلمانوں کا کوئی معتبر ادارہ، یا اہلِ علم حضرات کی مستند ومعتبر جماعت اگر چاند کی رؤیت کا شرعی اصولوں کے مطابق اعلان اور فیصلہ کرے، تو اُس پر عمل کرنا چاہئے، اور اگر اس طرح کا کوئی انتظام نہ ہو، اور چاند کی رؤیت کے بارے میں فیصلہ کرنے میں دشواری کا سامنا ہو، تو وہاں کے مسلمانوں کو قریب ترین مسلمانوں کے ملک کی رؤیت کے مطابق عمل کرلینا درست ہے۔

☼ ایک شخص کا رمضان، مثلاً سعودی عرب میں موجود ہوتے ہوئے شروع ہوا، اور رمضان کے درمیان میں، وہ شخص مثلاً پاکستان یا ہندوستان میں آگیا، اور سعودی عرب میں رمضان کا آغاز ایک یا دو دن پہلے ہوچکا تھا، تو اب یہاں پر آنے کے بعد وہ شخص یہاں والوں کے ساتھ روزے رکھے گا

(خواہ اس کے روزے اکتیس ہو جائیں) اور اس کے فاضل روزے نفلی شمار ہوں گے۔

☼ اگر کوئی اس کے برعکس رمضان میں سعودی عرب چلا گیا، تو وہ وہاں کے اعتبار سے عید کرے گا اور باقی ماندہ روزہ کی بعد میں قضاء بھی کرے گا۔

## چاند سے متعلق چند قابلِ اصلاح وقابلِ توجہ پہلو

☼ آج کل بہت سے مسلمان چاند دیکھنے کا اہتمام نہیں کرتے، احادیث میں شعبان، رمضان و شوال کے چاند کو دیکھنے کے خصوصی اہتمام کا ذکر ملتا ہے، اس لیے اس عمل کی اصلاح کرنی چاہئے۔

☼ بہت سے لوگ چاند کے نظر آنے کا اعلان کا انتظار کرتے ہیں، اور کسی وجہ سے اعلان میں تاخیر ہونے پر استقبالِ رمضان اور اس کی ابتدائی بابرکت گھڑیوں سے محروم رہ جاتے ہیں، اس لیے انتیس شعبان کا سورج غروب ہونے سے پہلے ہی رمضان المبارک کی تیاری کر لینی چاہئے۔

☼ بعض لوگ چاند نظر آنے (یا چاند کا اعلان ہونے پر) آتش بازی، یا اسلحہ اور ہوائی فائرنگ وغیرہ سے چاند کا اعلان، یا خوشی کا اظہار کرتے ہیں، یہ طریقہ شرعاً ناپسندیدہ اور خطرناک گناہ ہے۔

☼ بعض لوگ چاند دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ چاند بہت بڑا ہے کل کا معلوم ہوتا ہے، یہ کہنا بُرا ہے، احادیث میں ایسا کہنے کو قیامت کی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

☼ بعض لوگ رمضان کے مہینہ کے انتیس یا تیس دن کا ہونے کے بارے میں مختلف نظریات وخیالات رکھتے ہیں، اور اس سلسلے میں مختلف بحثوں اور تبصروں میں مبتلا پائے گئے ہیں، ایسی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

☼ بعض لوگ انتیس، یا تیس دن کا مہینہ ہونے کو قسمت کے اعتبار سے بھاری، یا آسان یعنی اچھا، یا بُرا خیال کرتے ہیں، یہ منگھڑت نظریہ ہے۔

☼ بعض لوگ اس کے برعکس ایسے ہیں کہ وہ رمضان کا مہینہ تیس دن کا ہونے کو زیادہ ثواب سمجھتے ہیں، اور اگر رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو جائے، تو پھر خیال کرتے ہیں کہ رمضان کے پورے مہینہ کے ثواب سے محروم رہ گئے، اور اگر تیس دن کا ہوتا، تو پورے مہینہ کا ثواب حاصل ہوتا، جبکہ یہ خیال بھی غلط ہے۔

## نیا چاند دیکھنے کی دعائیں

مہینہ کا نیا چاند نظر آنے کا وقت دعاء کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند دیکھنے کے وقت کئی دعائیں منقول ہیں، ان میں سے کوئی دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے، اگر عربی میں نہ ہو سکے، تو اردو میں ان کا ترجمہ پڑھ لے، یا کوئی اور اسی قسم کی دعاء کر لے۔

نیا چاند دیکھنے کی چند مسنون و مستحب دعائیں ترجمہ سمیت ملاحظہ فرمائیں:

**(1)...... اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.**

یا اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ظاہر فرمائیے، اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے (مسند احمد، حدیث نمبر 1397)

**(2)...... اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ.**

یا اللہ! اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان، اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جسے آپ پسند کرتے ہیں، اور آپ راضی ہوتے ہیں، ظاہر فرمائیے (اے چاند) ہمارا اور آپ کا رب اللہ ہی ہے (صحیح ابنِ حبان، حدیث نمبر 888)

**(3)...... اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْحَشْرِ.**

اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی طاقت اور قدرت نہیں ہے، اے اللہ میں آپ سے اس مہینہ کی خیر اور بھلائی کو چاہتا ہوں اور تقدیر کے شر سے اور قیامت کے دن کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں (مسند احمد، حدیث نمبر 22791)

# رمضان کے روزہ کے مختصر احکام

## رمضان کے روزہ کی اہمیت

روزہ ان عبادات میں سے ہے جن کو اسلام کے ستون اور شعائر (خاص اور امتیازی و نمایاں نشانیاں) قرار دیا گیا ہے۔

توحید ورسالت کے بعد نماز، زکاۃ، روزہ اور حج اسلام کے ارکان کہلاتے ہیں، رمضان کا روزہ بدنی عبادت اور فرضِ عین احکام میں سے ہے اور دین کا ایک بڑا رکن ہے۔

چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے، ایک اس حقیقت کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ (یعنی عبادت اور بندگی کے لائق) نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکاۃ ادا کرنا، چوتھے حج کرنا، پانچویں رمضان کے روزے رکھنا'' (بخاری، حدیث نمبر 8، مسلم، حدیث نمبر 16 ''20'')

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قصداً بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو پھر رمضان کے علاوہ چاہے تمام عمر کے روزے رکھے، اس (کے مکمل ثواب) کا بدل نہیں ہوسکتا'' (بخاری، ج3، 32، باب إذا جامع فی رمضان)

## روزہ کی حکمتیں

شریعت کے احکام کی اصل بنیاد، تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پورا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنا ہے، یہی فلسفہ اور حکمت روزہ میں بھی ہے۔

لیکن یہ بات بھی واضح ہے کہ اللہ کے حکم کو پورا کرنے میں جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی

اوراس کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، وہاں ساتھ ساتھ بے شمار دوسرے دنیوی اوراخروی فوائداور حکمتیں بھی حاصل ہوتی ہیں، جن کا صحیح طرح سے ہم لوگ احاطہ وشمار نہیں کر سکتے، البتہ بعض حکمتیں غور کرنے سے سمجھ میں آجاتی ہیں، اسی بنیاد پر روزہ کی کچھ حکمتیں بزرگانِ دین نے یہ بھی بیان فرمائی ہیں:

☼ روزہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی بڑی پہچان اورنشانی ہے ☼ روزہ دار کی نفسانی خواہشات کمزور اورسُست ہوجاتی ہیں، جس کے نتیجہ میں گناہوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے ☼ روزے سے انسان میں اللہ کا خوف وخشیت اورتقویٰ پیدا ہوتا ہے، جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا آسان ہوجاتا ہے ☼ روزے کی وجہ سے روحانی قوت اور طاقت میں اضافہ ہوتا ہے ☼ روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اوراس کی نعمتوں کی قدر کرنے کا جذبہ حاصل ہوتا ہے ☼ روزہ رکھنے سے انسانی ہمدردی اورمسکینوں پر رحم اوران کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے ☼ روزہ رکھنے سے جانوروں اورحیوانوں کی خصلتوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، اوراشرفُ المخلوقات کی صفات حاصل ہوتی ہیں ☼ روزہ رکھ کر فرشتوں کی مشابہت اوران کے قُرب کی نعمت حاصل ہوتی ہے ☼ جسمانی بیماریوں، خاص کر معدے کے امراض اوربلغمی بیماریوں کے لئے روزہ بے حد مفید ہے ☼ روزہ کے ذریعہ سے بُری اورغلط عادات، مثلاً سگریٹ نوشی، منشیات وغیرہ سے بچنا آسان ہوجاتا ہے ☼ روزہ دار کو ایک ایسا ایمانی جوہر اورایسی توانائی حاصل ہوتی ہے، جو انفرادی اوراجتماعی معاشرے کی اصلاح اوراسلامی برداری میں مساوات کا سبب بنتی ہے، کیونکہ روزہ دار کے دل میں کسی کی حق تلفی، عداوت، بغض، دشمنی، بے حیائی، غیبت اور چغل خوری وغیرہ کے خیالات کم پیدا ہوتے ہیں ☼ روزہ کی وجہ سے صبر وتحمل کا مزاج پیدا ہوتا ہے، اور بے صبری سے بچنا آسان ہوجاتا ہے، اس کے علاوہ بھی اور بہت سے روزے کے دنیوی واخروی فائدے ہیں۔

## روزہ کس پر فرض ہے؟

ہر مسلمان، عاقل، بالغ صحت مند مقیم مرد وعورت پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔

آگے ان کی مختصر تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

## مسلمان ہونا

☼ اگر کوئی عاقل بالغ (غیر مسلم) شخص رمضان میں طلوعِ فجر سے ذرا سی دیر پہلے مسلمان ہو جائے، تو اس پر اس دن کا روزہ فرض ہو جائے گا، کیونکہ اس نے اس دن کے روزہ کی فرضیت کے وقت کو پالیا ہے۔

☼ جو غیر مسلم رمضان میں طلوعِ فجر کے بعد دن کے کسی حصہ میں مسلمان ہوا، تو اس پر اس دن کا روزہ فرض نہیں، اور نہ ہی بعد میں اس دن کے روزہ کی قضا واجب ہے، اور اگر وہ اس دن کا روزہ رکھے، تو درست نہیں، کیونکہ روزہ شروع ہونے کے وقت اس میں مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے روزہ کے صحیح ہونے کی شرط اور روزہ کی اہلیت نہیں پائی جاتی، البتہ فقہ حنفی کے مطابق اس کو دن کے باقی حصہ میں رمضان کے احترام کی وجہ سے کھانے پینے سے بچنے کا حکم ہے۔

## بالغ ہونا

☼ نابالغ بچہ پر جس طرح نابالغی کی حالت میں روزہ فرض نہیں، اسی طرح بالغ ہونے کے بعد نابالغی کے زمانہ کے روزوں کی قضا بھی ضروری نہیں۔

☼ اگر کوئی نابالغ بچہ روزہ رکھ کر توڑ دے، تو اس پر اس کی قضاء ضروری نہیں ہوتی۔

☼ جو نابالغ بچہ، یا بچی رمضان کے مہینہ میں طلوعِ فجر سے کچھ دیر پہلے بالغ ہو جائے، تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔

☼ اگر کوئی نابالغ بچہ یا بچی طلوعِ فجر کے بعد بالغ ہو، تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا، یا اس دن کے روزہ کی قضا کرنا ضروری نہیں۔

☼ اگر کوئی نابالغ مسلمان بچہ روزہ رکھے، تو اس کا روزہ نفل درجہ میں درست ہو جاتا ہے، اور اُسے اس پر اجر و ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

☼ بچے اور بچی کی عمر قمری سالوں، یعنی چاند کی تاریخوں کے حساب سے جب پندرہ سال کی ہو جائے، تو وہ بہر حال بالغ سمجھے جائیں گے، اور اگر پندرہ سال کی عمر سے پہلے احتلام ہونے لگے

یا بچی کو ماہواری ہونے لگے، تو بھی وہ بالغ شمار کیے جائیں گے۔

☼ جب بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے، تو اس سے روزہ رکھوانا مناسب ہے، تاکہ ابھی سے عادت ہو جائے، اور روزہ کا معمول بن جائے، اور ایسی طاقت ہونے کے لئے کوئی خاص عمر متعین نہیں، البتہ دس سال کی عمر ہونے پر بچے، بچی کو نماز کی طرح روزہ رکھوانے کا بھی خاص اہتمام کروانا مناسب ہے۔

☼ بہت چھوٹے بچوں کو جن میں روزہ کا تحمل نہ ہو، نام ونمود اور رسم کے طور پر روزہ رکھوانا، اور ان پر زور زبردستی کر کے بوجھ ڈالنا، اچھی بات نہیں۔

## عاقل ہونا

☼ اگر کوئی شخص رمضان کے پورے مہینہ مجنون اور پاگل رہے، اور رمضان کے کسی حصہ میں بھی اس کا جنون و پاگل پن ختم نہ ہو، تو اس پر رمضان کے اس مہینہ کے روزے نہ فی الحال فرض ہیں، اور نہ ہی آئندہ ان کی قضاء ضروری ہے۔

☼ اگر کسی شخص کو رمضان کے پورے مہینہ میں شروع سے آخر تک جنون طاری نہیں رہا، بلکہ کچھ دن افاقہ بھی رہا، تو اس پر جنون کی حالت میں تو روزے رکھنا فرض نہیں، مگر افاقہ اور صحت یاب ہونے کے بعد اس پر ان فوت شدہ روزوں کو قضاء کرنا ضروری ہے۔

☼ جو شخص مجنون و پاگل نہ ہو، بلکہ کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو، تو بے ہوشی کے زمانہ میں اس پر روزے رکھنا فرض نہیں ہے، لیکن ہوش میں آنے کے بعد اس پر بے ہوشی کے وقت میں فوت شدہ روزوں کی قضاء ضروری ہے، خواہ اس کی بے ہوشی پورے، رمضان کے مہینے جاری رہی ہو، یا رمضان کے کچھ دِنوں میں رہی ہو۔

☼ روزہ شروع کرنے کے بعد اگر کوئی بے ہوش ہو گیا، مثلاً دورہ پڑ گیا، یا کسی زہریلی چیز کے ڈسنے سے غنودگی ہو گئی، یا کسی روزہ دار کو روزہ کی حالت میں آپریشن وغیرہ کرنے کے لئے کچھ کھلائے پلائے بغیر (مثلاً کچھ سُنگھا کر) بے ہوش کیا گیا، یا اس کے کسی عضو کو سُن کیا گیا، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

## صحت مند ہونا

☼ روزہ فرض ہونے کے لئے صحت مند ہونا بھی ضروری ہے، جو شخص مریض ہو، اور اسے روزہ رکھنے کی قدرت نہ ہو، اس پر روزہ رکھنا فرض نہیں، البتہ صحت یاب ہونے کے بعد بیماری میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کا حکم ہے۔

☼ جس شخص کو روزہ رکھنے سے بیماری پیدا ہونے یا موجودہ بیماری بڑھ جانے یا دیر سے اچھا ہونے یا کسی عضو کے بے کار ہو جانے یا بگڑ جانے یا جان چلی جانے کا یقین یا غالب گمان ہو، وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے اور پہلے سے روزہ ہو، تو اس حال میں اس روزہ کو توڑ بھی سکتا ہے، لیکن صحت یاب ہونے پر قضاء کرنے کا حکم ہوگا۔

☼ صرف وہم یا روزہ کی معمولی بھوک پیاس کی مشقت کی وجہ سے روزہ چھوڑنا اور توڑنا بلکہ اس سے بڑھ کر فدیہ دینا جائز نہیں، جیسا کہ آج کل بعض کم ہمت لوگ ایسا کرتے ہیں۔

☼ جو شخص بیماری وغیرہ کی وجہ سے اتنا کمزور ہو گیا ہو، یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے اتنا بوڑھا ہو گیا ہو کہ اسے روزہ رکھ کر بھوک اور پیاس برداشت نہ ہوتی ہو، تو اسے روزہ چھوڑنا جائز ہے، پھر اگر بعد میں قدرت حاصل ہو، تو روزہ کی قضاء کرنی چاہئے، اور اگر آئندہ قدرت حاصل نہ ہو، تو فدیہ دینا چاہئے۔

☼ اگر کوئی مریض، یا بوڑھا شخص رمضان میں گرمی کی شدت کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہیں، لیکن رمضان گزرنے کے بعد سردیوں کے موسم میں روزہ رکھنے پر قادر ہے، تو اس کو فی الحال روزہ نہ رکھنا، اور سردیوں کے موسم میں روزہ کی قضا کرنا جائز ہے۔

☼ اگر کسی کو سانپ وغیرہ کاٹ لے، یا اسی طرح کا کوئی حادثہ پیش آ جائے، جس کے لئے دوا وغیرہ کھانا پینا ضروری ہو جائے، تو ایسا شخص بھی مریض میں داخل ہے، اور اس کو روزہ نہ رکھنا، اور روزہ کی حالت میں ہو، تو روزہ توڑ دینا، اور پھر بعد میں قضاء رکھ لینا جائز ہے۔

☼ اگر محنت کش مزدور یا پیشہ ور شخص (مثلاً بھٹی جھوکنے، روٹی پکانے والے) کو روزہ رکھ کر کام کاج کرنے میں غیر معمولی بھوک، پیاس کی تکلیف اور کمزوری ہوتی ہو، جس کی وجہ سے کام کاج نہ ہوتا

ہو، تو اگر یہ کام چھوڑ کر، یا ہلکا پھلکا کام کر کے، یا دوسرے اوقات میں کام کر کے گزارہ ہوسکتا ہو، تو روزہ چھوڑنے کی گنجائش نہیں، اور ایسا ممکن نہ ہو اور یہ غریب آدمی ہے، گزر بسر کا کوئی انتظام نہیں ،تو اس کو روزہ چھوڑنا اور بعد میں قدرت ہونے پر روزہ کی قضاء کر لینا جائز ہے، لیکن اس کی عادت بنالینا، اور صرف وہم کی بنا پر ایسا کرنا، جائز نہیں۔

## مقیم ہونا

رمضان کا روزہ فرض ہونے کے لئے مقیم ہونا بھی شرط ہے، اگر کوئی شخص مسافر ہو، تو اس پر روزہ رکھنا فرض نہیں ہے، بلکہ اسے بعد میں روزہ کی قضاء کر لینے کی اجازت ہے۔

☼ شرعی اعتبار سے مسافر بننے کے لئے اڑتالیس میل (یعنی 77.25 کلومیٹر) یا اس سے زیادہ کا سفر ہے، لہٰذا اتنے یا اس سے زیادہ فاصلہ کا سفر کرنے والے کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اور جو شخص اس مذکورہ مقدار سے کم کے سفر پر جائے، وہ شریعت کی نظر میں مسافر نہیں، لہٰذا اس کو روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔

☼ اگر رمضان کا آغاز سفر کی حالت میں ہو، تو بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

☼ جس مسافر کو سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف نہ ہوتی ہو، اس کو بھی روزہ چھوڑ دینے کی اجازت ہے، لیکن اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو، تو سفر میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔

☼ سحری کا وقت ختم ہونے تک جو شخص مقیم ہو، اس پر اس دن کا روزہ ضروری ہو جاتا ہے، البتہ آئندہ جو روزے سفر میں آئیں گے، ان کو چھوڑنے کی اجازت ہوگی۔

☼ اگر کوئی شخص سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ رکھ چکا تھا، اور پھر سفر شروع ہونے کے بعد اس کو روزہ کی وجہ سے غیر معمولی مشقت و تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، تو اس کو روزہ توڑ دینا جائز ہے، جس کی بعد میں قضاء کرنی ہوگی۔

☼ اگر کوئی مسافر شخص کسی جگہ کم از کم پندرہ یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گیا تو اب وہ مسافر نہیں رہے گا، اس لئے اس حالت میں اس کو روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہوگا۔

☼ اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔

☼ مسافر کو سفر ختم کرنے کے بعد جلد از جلد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کر لینی چاہئے، بلا وجہ تاخیر کرنے میں ڈر ہے کہ کہیں موت نہ آجائے اور روزے ذمہ میں باقی رہ جائیں، لیکن اگر تاخیر سے ادا کرے، تب بھی ادا ہو جائیں گے۔

## حیض ونفاس سے پاک ہونا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت کو حیض آتا ہے، تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے، اور نہ روزہ رکھتی ہے'' (بخاری، حدیث نمبر 1951، کتاب الصوم، باب: الحائض تترک الصوم والصلاۃ)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض کے بعد پاک ہونے پر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی قضا کا حکم فرماتے تھے، اور ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں فرماتے تھے'' (سنن النسائی، حدیث نمبر 2318، مسلم، حدیث نمبر 335 ''69'')

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا روزہ صحیح ہونے کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا ضروری ہے، اور یہ کہ عورت حیض ونفاس کے زمانہ میں روزہ نہیں رکھے گی، بلکہ پاکی حاصل ہونے کے بعد اس کی قضا کرے گی۔

البتہ اگر جنابت وناپاکی کی حالت ہو، تو اس حالت میں روزہ رکھنا درست ہے۔

# روزے کی نیت اور وقت وغیرہ سے متعلق احکام

☼ روزہ درحقیقت صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے پینے، اور میاں بیوی کے جنسی تعلقات سے رُکے رہنے کا نام ہے، لہٰذا اس سے کم وقت کے لیے روزہ رکھنا، یا غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے روزہ افطار کر لینا، شرعاً درست نہیں۔

☼ صبح صادق سے مراد وہ وقت ہے، جس پر رات کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور فجر کا وقت شروع

ہوجاتا ہے، اور یہ وقت سورج کے اٹھارہ درجہ زیرِ افق پہنچنے پر ہوتا ہے، لہٰذا سحری کھانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ طلوعِ فجر ہونے سے پہلے پہلے سحری کھالے، اگر طلوعِ فجر کے ذرا سی دیر بعد بھی جان بوجھ کر کچھ کھایا پیا، تو روزہ درست نہیں ہوگا۔

☼ روزہ صحیح ہونے کے لئے روزہ کی دل میں نیت کرنا ضروری ہے، زبان سے ضروری نہیں، اور روزہ کی نیت کے لئے اتنا کافی ہے کہ دل میں یہ ارادہ ہو کہ میں مثلاً صبح کو، یا آج رمضان کا روزہ رکھتا ہوں، اور روزہ کی نیت رات کو صبح صادق سے پہلے کرلینا مناسب ہے۔

☼ عام طور پر رمضان کی ہر رات میں مسلمان کے دل میں جو یہ عزم ہوتا ہے کہ وہ صبح کا روزہ رکھے گا، تو یہ عزم ہی نیت کہلاتا ہے، جب تک اس کے خلاف یعنی اگلے دن روزہ نہ رکھنے کی نیت نہ ہو۔

☼ اگر کسی نے رات کو کسی وقت روزہ کی نیت نہیں کی، یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی، تو فقہائے احناف کے نزدیک رمضان کے روزہ کی نیت ضحوۂ کبریٰ (زوال سے تقریباً ایک گھنٹہ) پہلے پہلے تک کرنا جائز ہے، بشرطیکہ طلوعِ فجر سے ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

☼ اور اگر کسی نے رات کو سونے سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کی اور پھر اس کی ضحوۂ کبریٰ سے پہلے آنکھ کھلی، اور اس نے روزہ کی نیت کرلی، اور اس نے صبح صادق سے اب تک روزہ کے خلاف کوئی عمل نہیں کیا، تو اس کا روزہ درست ہوجائے گا، اور اگر ضحوۂ کبریٰ کے بعد آنکھ کھلی، یا اس نے ضحوۂ کبریٰ کے بعد نیت کی، یا صبح صادق کے بعد روزے کے خلاف کوئی عمل پایا گیا (مثلاً اس نے جان بوجھ کر کچھ کھا پی لیا) تو اس کا روزہ درست نہیں ہوگا۔

☼ رمضان کے روزوں کی نیت اگر اس طرح کی جائے کہ وہ رمضان کا فرض روزہ رکھتا ہے، تو بھی صحیح ہے، عوام میں روزہ کی نیت کے جو یہ الفاظ مشہور ہیں کہ:

"بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ"

"یعنی میں صبح رمضان کے مہینہ کے روزہ کی نیت کرتا ہوں"

یہ سنت سے ثابت نہیں ہیں، لہٰذا ان الفاظ کو سنت نہیں سمجھنا چاہیے، البتہ ویسے ہی سنت اور ضروری سمجھے بغیر، ان کے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

☼ اگر روزہ رکھنے کے بعد دل میں روزہ توڑنے اور ختم کرنے کا ارادہ کرلیا تو صرف ارادہ کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جب تک کہ روزہ توڑنے والا کوئی فعل نہ پایا جائے۔

☼ اگر کوئی شخص رمضان کی رات میں یہ نیت کر کے سو گیا کہ وہ اگلے دن کا روزہ رکھے گا، اور پھر اس کی دن میں کسی بھی وقت آنکھ کھلی، یا اگلے دن سورج غروب ہونے کے بعد آنکھ کھلی، تب بھی اس کا روزہ نیت کے معتبر ہونے کی وجہ سے درست ہو جائے گا۔

## سحری کے مسائل

سحری کھانا سنت ہے، اگر بھوک نہ ہو، تب بھی تھوڑا بہت کچھ کھا پی لینا بہتر ہے، خواہ دو تین چھوارے، یا پانی کے چند گھونٹ ہی کیوں نہ ہوں، لیکن اگر کچھ بھی نہ کھایا پیا اور بغیر سحری کے روزہ رکھ لیا، تب بھی روزہ صحیح ہو جائے گا۔

☼ اگر سحری کے لئے آنکھ نہ کھلی اور صبح صادق ہوگئی، تو بغیر سحری کے روزہ رکھنا ضروری ہے، صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھانا صحیح نہیں (خواہ کسی کی آنکھ دیر سے کھلی ہو) اکثر روزہ رکھنے والے حضرات فجر کی اذان ہونے تک سحری کھانے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور بعض لوگ تو اذان ختم ہونے تک، جبکہ بعض لوگ آخری اذان اور بعض لوگ محلّہ کی اذان ہونے تک سحری کھانے میں مبتلا پائے گئے ہیں۔

حالانکہ سحری ختم کرنے کا تعلق اذان سے نہیں، بلکہ صبح صادق ہو جانے سے ہے، اور اذان تو نمازِ فجر کے لیے دی جاتی ہے، اذان درحقیقت نماز کی سنت ہے نہ کہ روزہ کی، اگر اذان صبح صادق کے بعد ہوئی، اور اس پر کچھ کھایا پیا گیا، تو روزہ نہیں ہوگا۔

اس لئے اذان کو سحری ختم کرنے کا معیار بنانا، نقصان کی چیز ہے، سحری کے لیے صحیح اور مستند کیلنڈر، یا جنتری میں دیئے گئے وقت کو معیار بنائیں، اور اپنی گھڑی صحیح وقت کے مطابق رکھیں، (اور احتیاطاً کچھ وقت پہلے ہی سحری سے فارغ ہو جائیں) نیز مساجد میں یہ اہتمام کیا جائے کہ سحری کا وقت ختم ہونے پر اس کا اعلان کر دیا جائے (یا کسی جگہ سائرن وغیرہ بجا دیا جائے)

حدیث میں سحری میں دیر کرنے اور افطار میں جلدی کرنے کی جو فضیلت آئی ہے، اس پر عمل وقت کے اندر رہتے ہوئے کرنا چاہئے، اور یہی اُس حدیث کا مطلب بھی ہے۔

☼ رمضان المبارک میں صبح صادق ہوجانے کے بعد دوسرے دنوں کی بنسبت فجر کی نماز باجماعت اس لئے جلدی پڑھنا، تاکہ زیادہ لوگ جماعت میں شریک ہوسکیں، نہ صرف جائز، بلکہ بہتر ہے۔

## افطار کے مسائل

☼ افطار کے وقت دعاء قبول ہونے کا خاص وقت ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت دعاء کا اہتمام مناسب ہے۔

☼ بعض لوگ افطار کے وقت بھی ٹی وی کے پروگراموں میں مصروف رہتے ہیں، جو محرومی کی بات ہے۔

☼ کھجور سے روزہ افطار کرنا زیادہ ثواب ہے، اور وہ میسر نہ ہو، تو پھر پانی سے افطار کرنا چاہیئے ،افطار حلال مال سے کیا جائے، حرام سے پرہیز بہت ضروری ہے۔

☼ کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کی بڑی فضیلت ہے، افطار میں مصروف ہوکر مغرب کی نماز قضاء کردینا، یا جماعت چھوڑ دینا صحیح نہیں۔

☼ رسم و رواج کے طور پر یا اپنا نام اونچا کرنے کے لئے افطار پارٹیاں دینا جائز نہیں۔

☼ اسی طرح بچوں کی روزہ کشائی کی مروجہ رسم بھی غیر شرعی ہے۔

☼ بعض لوگ ایک عشرہ کھجور سے، ایک عشرہ پانی سے اور ایک عشرہ نمک سے افطار کرنے کو سنت، یا زیادہ ثواب سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے، اس طریقہ کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔

☼ رمضان میں مغرب کی نماز کچھ تاخیر سے پڑھنا تاکہ مختصر افطار اور بھوک کا تقاضا ختم کرکے لوگ جماعت میں شریک ہوسکیں جائز ہے، لیکن زیادہ تاخیر نہ کی جائے کہ مکروہ وقت ہوجائے، یا نمازیوں کو جماعت کے انتظار میں تکلیف ہونے لگے۔

# روزہ کو فاسد کرنے اور نہ کرنے والی چیزیں

ذیل میں روزے کو فاسد کرنے اور نہ کرنے والی چیزوں کو بالترتیب ذکر کیا جاتا ہے۔

## منہ (Mouth) میں کوئی چیز لے جانا، یا چکھنا، کلی، مسواک کرنا

☼ روزہ کی حالت میں کسی چیز کو منہ میں لے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جب تک کہ وہ پیٹ میں نہ

پہنچ جائے، البتہ روزہ کی حالت میں بلا سخت عذر کے حلق کی جڑ تک کسی چیز کا پہنچانا مکروہ ہے۔

☼ روزہ کی حالت میں دن کے کسی وقت خشک، یا تر مسواک کرنا جائز ہے، اس سے روزہ پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

☼ جس عورت کو کھانے میں نمک مرچ وغیرہ کم، یا زیادہ ہونے کی وجہ سے اپنے شوہر وغیرہ کی طرف سے بدمزگی کا ڈر ہو، یا چھوٹے بچے کو غذا چبا کر دینے کی ضرورت ہو، اس کو کوئی چیز چکھنا یا چبانا جائز ہے، بشرطیکہ اس چیز کو پیٹ میں نہ لے جائے۔

☼ منہ میں جو تھوک پیدا ہوتا ہے، اس کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ وہ زیادہ مقدار میں کیوں نہ ہو، اسی طرح روزہ کی حالت میں ناک کے اندرونی سوراخوں سے حلق کی طرف آنے والی ریزش بھی تھوک کا حکم رکھتی ہے، اس کے پیٹ میں لے جانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر کوئی اس کو تھوک دے تو اچھا ہے۔

☼ کلی کرنے کے بعد جب پانی منہ سے باہر نکال دیا جائے، اور تھوک کے ساتھ کچھ تَری محسوس ہو، تو اس کا حکم تھوک کی طرح ہے، اس کو نگلنے سے حرج وتنگی لازم آنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☼ روزہ دار کو وضو کرتے وقت کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں اس طرح مبالغہ کرنا مکروہ ہے کہ پانی حلق کے اندر، یا ناک کے نرم حصہ سے اوپر چلا جائے۔

☼ اگر کلی کرتے وقت غیر ارادی طور پر غلطی سے پانی پیٹ میں چلا جائے، تو راجح قول کے مطابق روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ کلی کرنے میں مبالغہ نہ کیا جائے۔

☼ بلا اختیار گرد وغبار، مکھی، مچھر، یا فضا میں موجود دھوئیں کے ذرات سانس کے ساتھ حلق کے اندر یا پیٹ میں چلے جائیں، تو شریعت نے ان چیزوں کو دفعِ حرج کی وجہ سے معاف قرار دے دیا ہے، لیکن اپنے ارادہ سے حلق کے اندر دھواں کھینچا جائے، تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جیسے اگربتی، وغیرہ کے قریب آ کر اس کا دھواں سانس کے ساتھ کھینچا جائے۔

☼ چکی پیسنے، جھاڑو دینے، روئی دھننے اور دوسرے کام کاج کے دوران جو گرد وغبار اڑتا ہے، اس کا حکم بھی یہی ہے۔

☼ سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس کی طرف طبیعت کا میلان پایا جاتا ہے، اور پیٹ کی شہوت پوری ہوتی ہے۔

☼ اگر کسی نے پان یا نسوار روزہ کی حالت میں منہ میں رکھ کر فوراً باہر نکال دی، اور تھوک دی، اور اس کو یقین ہو کہ اس کا کوئی حصہ وذرہ پیٹ میں نہیں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر چہ ایسا کرنا مکروہ ہے، اور اگر کوئی جزو پیٹ میں چلا گیا، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☼ اگر روزہ کی حالت میں کسی کے مسوڑھے یا منہ کے کسی حصہ سے خون نکلا، اور اس نے اس کو باہر تھوک دیا، اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پھر اگر خون کی مقدار تھوک کی مقدار سے کم ہو، تو اس کو تھوک کا حکم حاصل ہے، اس لئے اس کو پیٹ میں لے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر خون کی مقدار تھوک سے زیادہ یا اس کے برابر ہو، جس کی پہچان یہ ہے کہ اس کا ذائقہ واضح طور پر حلق میں محسوس ہو، تو اکثر مشائخ کے نزدیک اس کو پیٹ میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس صورت میں اس کو تھوک کے بجائے خون کا حکم حاصل ہے، جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اگر مسوڑھے، یا منہ کے کسی حصہ سے نکلنے والا خون خود بخود پیٹ میں داخل ہو جائے، اور اس کو اپنے اختیار سے نہ لے جائے، تو روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ اس کی مقدار تھوک سے زیادہ ہو۔

☼ دانتوں کے درمیان اٹکے ہوئے کھانے کا ذرہ یا گوشت، پان، چھالیہ، نسوار وغیرہ کا ریشہ اگر قلیل وتھوڑی مقدار میں ہو، اس کے (منہ سے باہر نکالے بغیر) پیٹ میں لے جانے سے دفعِ حرج کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ چبا کر لے جائے، یا بغیر چبائے ویسے ہی نگل لے، البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اور اگر وہ کثیر وزیادہ مقدار میں ہو، تو اس کے نگل لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اور چنے کی مقدار، یا اس سے زائد ہو تو وہ کثیر وزیادہ مقدار میں داخل ہے، اور چنے کی مقدار سے کم ہو، تو وہ قلیل وتھوڑی مقدار میں داخل ہے۔

☼ اگر کسی نے چینی، گڑ، شکر یا مصری کی ڈلی وغیرہ (مثلاً ٹافی، چیونگم) کو منہ میں ڈال کر چوسا، اور

اس سے پیدا شدہ لعاب کو پیٹ میں لے گیا، اور اس کو روزہ یاد تھا، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☼ اگر کوئی سوئی میں دھاگہ ڈالنے کے لئے اس کے کنارہ کو منہ میں ڈال کر نرم و باریک کرے، اور پھر اس کو منہ سے باہر نکال کر دوبارہ یہی عمل دہرائے، اور دھاگہ سے رنگ چھوٹ کر منہ میں شامل نہ ہو، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ دھاگے کے سِرے پر تھوک کی علامت کیوں نہ ظاہر ہو۔

☼ اگر کسی نے کوئی رنگ دار دھاگہ یا کوئی دوسری رنگ دار چیز (مثلاً قلم کا کنارہ) منہ میں داخل کی، جس سے تھوک کا رنگ واضح طور پر تبدیل ہوگیا (یعنی تھوک پر اُس کا رنگ غالب آ گیا) اور پھر اس نے اس تھوک کو نگل لیا، اور اس کو روزہ یاد تھا، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☼ اگر کسی نے منہ میں ہڑ، یا اسی طرح کی دوسری سخت چیز کو رکھ کر چوسا، لیکن اس کے اجزاء تھوک کے ساتھ شامل نہیں ہوئے، تو منہ میں پیدا شدہ پانی اور تھوک کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☼ اگر روزہ دار کو روزہ شروع کرنے سے پہلے کھائی ہوئی غذا یا دوا، پان یا سگریٹ کا صرف رنگ یا ذائقہ منہ میں محسوس ہو، تو اُس سے روزے پر فرق نہیں پڑتا، تاہم روزہ شروع کرنے سے پہلے کلی اور منہ کی صفائی کر لینا مناسب ہے۔

☼ ہونٹ، زبان یا دانت پر بوقتِ ضرورت کوئی دوا لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، بشرطیکہ اس دوا کو پیٹ کے اندر نہ لے جائے، لیکن بلاضرورت ایسا کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے، تاکہ کسی چیز کے پیٹ میں چلے جانے سے روزہ خطرے میں نہ پڑے۔

☼ دانت نکلوانے، یا لگوانے یا دانتوں کی صفائی کروانے یا منہ میں دوائی کی کلی کرنے یا مسوڑھوں میں ٹیکہ لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، بشرطیکہ کوئی دوا وغیرہ پیٹ میں داخل نہ ہو، البتہ روزہ کی حالت میں بلاضرورت ایسا کرنے سے پرہیز مناسب ہے۔

☼ دل کی اچانک تکلیف کے لئے ایک مخصوص گولی ایجاد کی گئی ہے، جس کو مریض زبان کے نیچے رکھ لیتا ہے، اور وہ مسامات کے ذریعہ سے مخصوص رگوں اور پٹھوں میں جذب ہوجاتی ہے، اگر کسی شخص کو روزہ کی حالت میں اس گولی کو استعمال کرنے کی ضرورت پیش آجائے، اور وہ احتیاط کے ساتھ اس گولی کو زبان کے نیچے رکھ لے، اور اس سے پیدا ہونے والے لعاب کو پیٹ میں لے جانے سے بچنے کا اہتمام کرے، تو راجح یہ معلوم ہوا کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☼ خالص آکسیجن جس میں دوا کے اجزاء شامل نہ ہوں، اس کے منہ یا ناک کے ذریعہ سے استعمال کرنے سے روزہ پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، کیونکہ اس کا حکم ہوا کی طرح ہے۔

☼ اگر کوئی چیز منہ کے راستے سے حلق یا پیٹ میں داخل کی گئی، لیکن وہ پوری طرح غائب نہیں ہوئی، بلکہ اس کا ایک حصہ یا سِرا باہر رہا، اور پھر اس کو واپس نکال لیا گیا، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ اس چیز میں سے کوئی چیز جدا ہوکر اندر نہ رہ جائے، کیونکہ جب تک اس چیز کا سرا باہر رہے گا، اور اس میں سے کوئی چیز جدا ہوکر اندر باقی نہیں رہے گی، اس وقت تک کسی چیز کا نگلنا نہیں پایا جائے گا۔

☼ آج کل بعض لوگوں کے اندرونی نظام کا جائزہ لینے کے لئے خوردبین داخل کی جاتی ہے، اور اس میں نصب تار یا پائپ وغیرہ باہر موجود ہوتا ہے، تو اگر اس پر کوئی دوا وغیرہ لگا کر اندر داخل کیا جائے، تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اور اگر وہ خشک ہو، اور اس میں سے کوئی چیز اندر جاکر الگ نہ ہو، تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

☼ بعض لوگوں کو سانس کی تنگی کی شکایت ہوتی ہے، اس کو دور کرنے کے لئے آج کل ایک ہوائی پمپ استعمال کیا جاتا ہے، جس کو وینٹولین (VENTOLIN) کہا جاتا ہے، روزہ کی حالت میں اس پمپ کا استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے، البتہ مجبوری کی صورت میں اگر کوئی احتیاط کے ساتھ استعمال کرے تاکہ اس کے اجزاء پیٹ میں داخل نہ ہوں، بلکہ منہ وحلق کے مسامات میں حل ہوجائیں، اور اگر کچھ اجزاء باقی ہوں، تو ان کو باہر تھوک دے، تو امید ہے کہ روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

تجربہ کار ماہرین سے معلوم ہوا، اور مشاہدہ بھی کیا گیا کہ اگر وینٹولین کے آگے لگائی جانے والی ڈیوائس، جس کو سپیسر (Spacer) کہا جاتا ہے، لگا کر ہوا کو منہ کے اندر کھینچا جائے، تو قابلِ ذکر دواء کے اجزاء منہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی تحلیل ہوجاتے ہیں، اس لیے روزہ کی حالت میں مذکورہ بالا طریقہ پر عمل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے۔

## قے (Vomiting) آنا یا قے کرنا

جو قے خود بخود آئے، خواہ وہ کتنی مقدار میں آئے، اور کتنی مرتبہ آئے، حنفیہ کے نزدیک اس سے

روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر قے تو خود بخود آئی، لیکن اس کو اپنے اختیار سے واپس پیٹ میں داخل کرلیا، تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

البتہ اپنے اختیار سے کی ہوئی قے، اگر منہ بھر کر ہو، تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جو تھوڑی مقدار میں ہو، اس کے اپنے اختیار سے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اگر کوئی شخص کھانسی کے ساتھ سینہ یا دماغ کی طرف سے آئے ہوئے بلغم کو اپنے اختیار سے پیٹ میں نگل لے، تو حنفیہ کے راجح قول کے مطابق اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اگر اس کو بسہولت باہر نکالنا ممکن ہو، تو باہر نکال دیا جائے۔

## ناک (Nose) میں کوئی چیز لگانا یا کھینچنا

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ (وضو کے دوران) ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کریں، مگر یہ کہ آپ روزہ دار ہوں (تو پھر آپ ایسا مت کریں)''۔

(ابوداؤد، حدیث نمبر 2366، سنن الترمذی، حدیث نمبر 788)

روزہ دار کو وضو کے دوران کلی کرنے کی طرح ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے، لیکن ناک کے ذریعہ سے پانی زیادہ اندر لے جانا، اور بالفاظِ دیگر ''مبالغہ کرنا'' منع ہے۔

کیونکہ ناک کے سوراخ یعنی بلعوم انفی (Nasopharynx) منہ کے اندر جا کر کھلتے ہیں، جس کی وجہ سے ناک کے ذریعہ سے لے جایا ہوا پانی، پیٹ کے اندر جانے کا خدشہ ہوتا ہے، جو روزہ ٹوٹنے کا سبب بن سکتا ہے۔

☼ اگر ناک کے سوراخوں سے کوئی چیز صرف منہ کے آخری حصہ، یا حلق کی جڑ تک پہنچ جائے، مگر پیٹ میں داخل نہ ہو، اور اگر منہ میں داخل ہو، تو اس کو باہر نکال دے، تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

☼ وضو اور غسل کے دوران ناک کے ذریعہ سے غلطی سے پانی پیٹ میں چلا جائے، تو راجح یہ معلوم ہوا کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر اپنی طرف سے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے کام لیا

جائے، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اگر ناک کے ذریعہ سے حلق و پیٹ میں پانی نہیں گیا، بلکہ دماغ کی طرف چڑھ گیا (جس کا طبی لحاظ سے دماغ میں جانا مشکل ہے) تو راجح یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☼ چکی پیسنے، جھاڑو دینے، روئی دھننے اور دوسرے کام کاج کے دوران جو گرد و غبار اڑتا ہے، وہ اگر خود بخود سانس کے ساتھ اندر چلا جائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☼ ناک کے ذریعہ سے ایسی آکسیجن دینا کہ جس میں دوا کے اجزاء شامل نہ ہوں، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اس کا حکم سانس کے ذریعہ سے جانے والی ہوا کی طرح ہے۔

☼ اپنے ارادہ واختیار سے ناک کے ذریعہ سے کوئی دھواں وغیرہ اندر کھینچنے، یا دھواں کھینچ کر سگریٹ نوشی کرے، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☼ روزہ کی حالت میں کسی قسم کی خوشبو سونگھنے سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

☼ اگر کوئی جرم و مادہ والی چیز، خواہ وہ خشک ہو (مثلاً سفوف) یا تر ہو، ناک میں ڈالی، یا ناک کے نتھنوں و سوراخوں میں لگائی اور اس کے اجزاء پیٹ میں نہیں پہنچے، اور اگر منہ میں پہنچے، تو ان کو باہر نکال دیا، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے، اور اگر اس کے اجزاء پیٹ میں پہنچ گئے، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☼ اگر کسی چیز کی صرف خوشبو حلق میں محسوس ہوئی، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☼ اسی وجہ سے اگر کوئی مریض ناک میں وِکس، سپرے (Nasal spray) وغیرہ احتیاط کے ساتھ استعمال کرے (اور احتیاط کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ناک کا رُخ نیچے کی طرف رکھے) تا کہ اس میں جانے والی دوا اوپر چڑھ کر منہ میں نہ پہنچے، اور اگر دوا منہ میں پہنچے، تو اس کو حلق سے نیچے نہ لے جائے، بلکہ باہر نکال دے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ روزہ کی حالت میں بلا سخت ضرورت کے اس طرح کا عمل اختیار کرنا مکروہ ہے، اور اندیشہ ہے کہ یہ اجزاء پیٹ میں نہ پہنچ جائیں۔

☼ نزلہ زکام وغیرہ کے مریض خالص گرم پانی، یا اس میں دوا ڈال کر اس کی بھاپ (Vapour

یاVapor) سانس کے ذریعے سے اندر کھینچتے ہیں، اس میں چونکہ دوا یا پانی کے اجزاء شامل ہوتے ہیں، جو دھویں کی شکل میں اوپر اٹھتے ہیں، اس لئے سانس کی نالی کے تنفس کو کھولنے یا سینہ پر جما ہوا بلغم اکھاڑنے کے لئے جو"Nebulizer" کے ذریعہ سے یا کسی دوسرے طریقہ پر بھاپ لی جاتی ہے، اس سے عام طور پر روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر یہ اجزاء حلق سے نیچے تجاوز نہ کریں، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جو عام حالات میں مشکل ہے۔

☼ جو بلغم ناک کے اندر اندر سے منہ میں پہنچے، اور اسے کوئی حلق میں لے جائے اور پیٹ میں نگل لے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن بغیر مجبوری کے اسے نگلنے سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

## آنکھ(Eye) میں پانی، سرمہ یا دوا ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا" (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1678)

اس قسم کی احادیث وروایات کی روشنی میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور کئی دیگر فقہائے کرام نے فرمایا کہ روزہ کی حالت میں آنکھ میں سرمہ یا دوا ڈالنا جائز ہے۔

☼ جہاں تک آنکھ میں ڈالی ہوئی دوا کے اثر اور ذائقہ کے حلق میں محسوس ہونے کا تعلق ہے، تو اس سے بھی روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ آنکھ اور حلق کے درمیان باقاعدہ غذائی راستہ موجود نہیں ہے، صرف مسامات ہیں، البتہ کوئی اس دواء کو باہر تھوک دے، تو اچھا ہے۔

☼ جس طرح آنکھ میں سرمہ یا دوا ڈالنے سے روزہ پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، اسی طرح اگر پیشانی وغیرہ سے پسینہ آنکھ میں داخل ہوجائے، اس سے بھی روزہ پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

☼ آنکھ سے آنسو یا بیماری کی وجہ سے کوئی پانی رِس کر آنکھوں کے اندر اندر سے حلق میں پہنچ جائے، تو اس سے بھی روزہ پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

☼ آنکھ سے نکلنے والے آنسو، یا پیشانی ورخسار پر آنے والا پسینہ اگر پیٹ میں لے جائے، تو وہ اگر تھوڑی مقدار میں ہو، مثلاً ایک دو قطرے، تو اس سے دفعِ حرج کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا،

البتہ اگر زیادہ مقدار میں ہو، جس کا ذائقہ پورے منہ میں واضح طور پر محسوس ہو، تو اس کو پیٹ میں لے جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

## کان (Ear) میں پانی یا دوا ڈالنا

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی سند سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''عرج'' (نامی مقام) میں دیکھا کہ آپ روزہ سے تھے، اور اپنے سر پر پیاس یا گرمی کی وجہ سے پانی ڈال رہے تھے'' (ابوداؤد، حدیث نمبر 2365، مسند احمد، حدیث نمبر 23223)

غسل کرتے یا سر پر پانی ڈالتے وقت کچھ نہ کچھ پانی کے کان میں داخل ہونے کا امکان ہوتا ہے، اس لئے کان میں پانی چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور اگر اپنے اختیار سے کان میں پانی ڈالا جائے، تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

موجودہ طبی تحقیق سے معلوم ہوا کہ کان میں سے باقاعدہ کوئی ایسا راستہ دماغ یا حلق اور پیٹ میں نہیں پہنچتا کہ جس سے کان میں ڈالی ہوئی دوا اس میں سے گزر کر جائے، البتہ اگر کسی کے کان کا پردہ پھٹ جائے، تو حلق کی طرف راستہ بن جاتا ہے۔

اس لئے راجح یہ معلوم ہوا کہ کان میں تیل یا کسی بھی قسم کی تر دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، الا یہ کہ کسی شخص کے کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو جس کی وجہ سے وہ چیز حلق کے اندر داخل جائے۔

لہٰذا اگر کسی شخص کو روزہ کی حالت میں کان میں کوئی دوا ڈالنی پڑ جائے، یا کان کی صفائی وغیرہ کرانی پڑ جائے، مثلاً درد کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہے، یا افطار کے بعد معالج کی دستیابی مشکل ہے، تو روزہ کی حالت میں کان میں دوا ڈالنے اور کان کی صفائی ودھلائی کرانے کی گنجائش ہے، اور ایسی صورت میں اس کا روزہ فاسد نہیں کہلائے گا۔

## غسل، جسم کی مالش، انجکشن، ڈرپ وغیرہ لگوانے کے احکام

☼ غسل کرنے، کپڑا بھگو کر سر یا بدن پر لپیٹنے یا ڈالنے، سر، داڑھی، مونچھوں اور بدن کے کسی دوسرے حصہ پر تیل لگانے، اور مالش کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☼ کسی قسم کا انجکشن، یا ٹیکہ لگوانے، خون یا گلوکوز چڑھوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ وہ رگ کے ذریعہ سے ہو، یا گوشت وپٹھے کے ذریعہ سے، البتہ بغیر سخت ضرورت ومجبوری کے روزہ کی حالت میں گلوکوز یا خون چڑھوانا، یا طاقت کا انجکشن لگوانا مکروہ ہے۔

☼ اگر کسی روزہ دار کو کوئی زہریلا جانور کاٹ لے، مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ، اور اس کے جسم میں زہر داخل ہو جائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☼ روزہ کی حالت میں بواسیر کے مسوں (Piles) کو (جن کا محل عموماً مقعد کی جگہ کا کنارہ ہوتا ہے) طہارت کے بعد اندر دبا دینا جائز ہے، کیونکہ یہ مسے عام طور پر حقنہ کے مقام تک نہیں پہنچتے۔

## روزہ میں جسم سے خون نکلوانے اور نکلنے کے احکام

☼ حنفیہ اور بعض دوسرے فقہائے کرام کے نزدیک شوگر، یا دوسری بیماری کی تشخیص وچیک کی غرض سے جسم سے خون نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☼ جسم کے کسی حصہ میں چوٹ لگ گئی، اور اس سے خون نکل گیا، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☼ ناک سے نکسیر پھوٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جبکہ ناک سے نکلنے والے خون کو پیٹ میں نہ لے جائے، اور اگر منہ میں داخل ہو، تو اسے باہر نکال دے۔

☼ اگر کسی زخم سے خون کے بجائے پیپ اور پانی کا مواد خارج ہو، اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح بچے کو پستان سے دودھ پلانے یا چھاتی سے کسی طرح دودھ خارج کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

## جنسی تعلقات اور احتلام وغیرہ سے متعلق احکام

☼ اگر روزہ یاد نہ ہو، اور بھول کر کوئی بیوی سے جماع وصحبت کرلے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن کوئی شخص جان بوجھ کر روزہ کی حالت میں بیوی سے جماع کرلے، تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے۔

☼ اگر کوئی شخص بیوی سے بوس وکنار کرے، اور اس کے نتیجہ میں کچھ بھی خارج نہ ہو، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر منی خارج ہو جائے، تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور اس پر روزہ کی قضاء واجب ہوتی ہے، اور کفارہ واجب نہیں ہوتا، اور اسی طرح مشت زنی کرنے سے بھی روزہ

ٹوٹ جاتا ہے، اور صرف قضاء لازم ہوتی ہے۔

☼ روزہ کی حالت میں سوتے ہوئے اگر احتلام ہو جائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☼ اگر کوئی شخص غسل کیے بغیر ناپاکی کی حالت میں سحری کھالے، تو اسے غسل کئے بغیر سحری کھانا اور روزہ رکھنا جائز ہے، غسل بعد میں کر لے، تاہم سحری کھانے سے پہلے کلی کر لینا، یا وضو کر لینا مناسب ہے۔

☼ اگر بغیر ارادے یا خود بخود کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے، یا کسی کو دیکھنے یا خیال آنے کی وجہ سے منی خارج ہوگئی، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر اپنے اختیار وقصد سے بدنظری میں مبتلا ہونا، یا برا خیال لانا مکروہ وممنوع ہے۔

## بھول کر، زبردستی، بے ہوشی یا غلط فہمی میں روزہ ٹوٹنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ بات بھول جائے کہ وہ روزے سے ہے، پھر وہ کچھ کھا یا پی لے، تو وہ اپنے روزے کو پورا کر لے، پس اس کو اللہ تعالیٰ کھلاتے پلاتے ہیں (اور اس وجہ سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا)‘‘ (مسلم، حدیث نمبر 1155 ’’171‘‘)

اس قسم کی احادیث کی روشنی میں فقہائے کرام نے فرمایا کہ اگر کوئی روزہ دار بھول کر کھائے پیئے، یا بیوی سے صحبت کر لے، تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

☼ جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر کسی آدمی کو ان میں سے کسی چیز کو اختیار کر کے روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے، اور وہ اس چیز کو اختیار کر لے، تو اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اگرچہ وہ گناہ گار نہیں ہوتا، اور اس پر صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

☼ جنون یا بے ہوشی کی حالت میں کوئی دوا کھلانے پلانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☼ اگر کوئی احتلام ہونے یا قے ہونے کے بعد میں یہ سمجھ کر کھا پی لے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، تو تب بھی اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، اور قضاء واجب ہوگی۔

☼ اگر کسی کو رمضان کی رات میں کسی وقت جنون یا بیہوشی طاری ہوگئی، تو اگر ضحوۂ کبریٰ (تقریباً زوال سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے) ہوش میں آکر، اُس نے روزہ کی نیت کر لی، تو اس کا روزہ درست

ہو جائے گا، بشرطیکہ صبح سے اب تک کچھ کھایا پیا نہ ہو، اور روزہ کے خلاف کوئی عمل نہ پایا گیا ہو۔

☼ اگر کسی نے سحری کا وقت سمجھ کر صبح صادق ہو جانے کے بعد کچھ کھایا پیا، یا سورج غروب ہونے سے پہلے یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو گیا ہے، افطار کرلیا، تو اس کا روزہ درست نہیں ہوگا، اور اس کو اس روزہ کی قضا کرنا ضروری ہوگا،، اگرچہ غلط فہمی کی وجہ سے وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔

## رمضان کا فدیہ اور کفارہ

☼ جس مسلمان میں روزہ واجب ہونے کی شرائط تو پائی جائیں، لیکن وہ کسی عذر کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو، تو اسے قدرت حاصل ہونے پر روزہ کی قضا کرنی چاہئے، لیکن اگر کسی کو آئندہ روزہ رکھنے کی بھی قدرت حاصل نہ ہو، مثلاً وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہو، یا کسی کو ایسی بیماری لاحق ہے کہ اس میں روزہ رکھنے کی اسے قدرت حاصل نہیں، اور نہ ہی اس بیماری آئندہ ختم ہونے کا ظاہری طور پر کوئی امکان موجود ہو، تو ایسے مسلمان کو روزہ کے بدلہ میں فدیہ دینے کا حکم ہے۔

☼ ایک روزہ کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے، اور تیس روزوں کا فدیہ تیس صدقۂ فطر کے برابر ہے، جو کہ فی کس پونے دو کلو اور احتیاطاً سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے، البتہ روزہ کے فدیہ میں یہ بھی جائز ہے کہ کوئی صدقۂ فطر کے برابر نقدی یا غلہ دینے کے بجائے غریب کو دو وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے، ایسی صورت میں غریب دو وقت میں جتنا بھی کھانا کھالے، خواہ وہ زیادہ ہو یا تھوڑا، تو وہ ایک روزہ کا فدیہ بن جائے گا۔

☼ جان بوجھ کر عورت و مرد کے صحبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے۔

اور اگر جان بوجھ کر بلا عذر کھا پی کر روزہ توڑے، تو بھی حنفیہ کے نزدیک قضاء و کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں، البتہ بعض فقہاء کے نزدیک کفارہ واجب نہیں ہوتا، صرف قضاء واجب ہوتی ہے، ان کے نزدیک کفارہ، صحبت کر کے روزہ فاسد کرنے کے ساتھ خاص ہے۔

☼ رمضان کے روزوں کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے جہاں شرعی طریقے پر غلام میسر نہ ہو وہاں ساٹھ روزے مسلسل رکھے، ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے رکھنے ہوں گے

اور اگر روزہ کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے۔

## روزہ میں غیبت، جھوٹ اور دوسرے گناہوں کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں“ (بخاری، حدیث نمبر 1903)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال (یعنی گناہ اور عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ) ہے، پس روزہ دار نہ تو بے شرمی کی بات کرے، اور نہ جہالت کی، اور اگر کوئی آدمی اس سے لڑے جھگڑے، یا گالی گلوچ کرے، تو اسے چاہئے کہ وہ دو مرتبہ یہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں“ (بخاری، حدیث نمبر 1894)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

”روزہ (درحقیقت صرف) کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں، بلکہ روزہ بے ہودہ اور شہوت پرستی والی باتوں سے رکنے کا نام ہے، لہٰذا اگر آپ کو (روزہ کی حالت میں) کوئی گالی دے، یا کوئی جہالت والی حرکت کرے، تو آپ کو چاہئے کہ یہ کہہ دو کہ میں روزہ سے ہوں، میں روزہ سے ہوں“ (صحیح ابنِ خزیمہ، حدیث نمبر 1996)

اس قسم کی احادیث کے پیشِ نظر روزہ میں نظر کے گناہوں سے بچیں، بدنظری نہ کریں، نہ کسی پر شہوت پرستی کی نظر ڈالیں، نہ گناہوں اور بے شرمی و بے حیائی کے مناظر دیکھیں، نہ کسی پر بے جا تجسس کی نظر ڈالیں، نہ کسی کے مال اور جان پر ناحق نظر ڈالیں۔

جھوٹ، غیبت، چغلی، فضول گفتگو، بدکلامی، گالی گلوچ، لعن وطعن، لڑنا جھگڑنا، غرور وتکبر، بے حیائی اور فحش باتوں سے اور دوسروں کا استہزاء کرنے سے، اور گانوں وغیرہ سے بچیں، غیبت سے خاص طور پر بچیں۔

موسیقی، گانا بجانا، نامحرم عورتوں کی گفتگو، دوسروں کی غیبت سننے، فضول مجلسوں میں بیٹھ کر لوگوں کی فضول ولایعنی باتیں سننے سے اپنے کانوں کو بچائیں۔

ہاتھوں سے ناحق کسی کو مارنے یا کسی طرح سے تکلیف دینے، نامحرم عورت کے بدن کو چھونے، چوری، ڈاکہ ڈالنے، کسی پر ظلم وستم کرنے کے واسطے جانے یا اور کسی گناہ کی طرف جانے اور پیٹ کو حرام اور مشتبہ غذا سے بچائے رکھنے کا پورا اہتمام کریں۔

سحری وافطار کے وقت بہت زیادہ پیٹ نہ بھریں کہ چلنا پھرنا اور سانس لینا دوبھر ہوجائے (اگرچہ حلال مال سے ہو) کیونکہ ایسا کرنا روزہ کی حکمت کے خلاف ہے۔

ہم لوگوں کا یہ حال ہے کہ دن بھر جو کھانا پینا چھوڑا تھا افطار کے وقت اس کی کمی کو ضرورت سے کہیں زیادہ پورا کرتے ہیں اور سحری میں دن بھر کی تیاری کے طور پر اتنا کھا لیتے ہیں کہ بغیر رمضان اور روزہ کی حالت میں بھی عموماً اتنا نہیں کھاتے، جس کی وجہ سے دن بھر کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، جو حرام تو نہیں، لیکن روزہ کی حکمت کے خلاف ہے، اعتدال ہونا چاہئے۔

روزہ رکھنے اور عبادت کرنے والوں کو روزہ توڑنے اور مکروہ کرنے والی چیزوں سے بچنے کے ساتھ روزہ کے بعد ڈرتے رہنا چاہئے کہ نا معلوم یہ روزہ قابلِ قبول ہے یا نہیں؟

لہٰذا اخلاصِ نیت کے ساتھ روزہ اور دوسری عبادت وطاعت پر ناز اور تکبر ہرگز نہ کرے، بلکہ ڈرتا اور دعا کرتا رہے کہ حق تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے۔

## آخری عشرہ اور لیلۃُ القدر میں عبادت کا اہتمام

ویسے تو رمضانُ المبارک کا پورا مہینہ ہی آخرت کی دولت کمانے کا مہینہ ہے، لیکن اس مہینہ کا آخری عشرہ زیادہ محنت اور کوشش سے عبادت میں لگنے اور مسنون اعتکاف کا زمانہ ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

”جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا، تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے تھے، اور رات بھر عبادت کرتے تھے، اور اپنے گھر والوں کو (بھی عبادت

کے لئے) جگاتے تھے‘‘ (بخاری، حدیث نمبر 2024)

تہبند کس لینے کا ایک مطلب یہ ہے کہ خوب محنت اور کوشش سے عبادت کرتے تھے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں کے اندر جتنی محنت سے عبادت کرتے تھے، اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں اتنی محنت نہ کرتے تھے‘‘ (مسلم، حدیث نمبر 1175 ’’8‘‘)

معلوم ہوا کہ رمضانُ المبارک کے آخری عشرہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوب عبادت میں مصروف ہوجایا کرتے تھے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو عام راتوں کو نمازوں میں اتنا قیام فرماتے تھے کہ قدم مبارک سُوج جاتے تھے، لیکن رمضان کے اندر اور خصوصاً آخری عشرہ میں عبادت میں محنت کو بڑھا دیتے تھے کیونکہ یہ مہینہ اور خاص کر آخری عشرہ آخرت کی کمائی کا خاص موقع ہے، اور آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ گھر والے بھی عبادت میں لگیں، لہٰذا آخری عشرہ کی راتوں میں اُن کو بھی حسبِ قدرت وحیثیت عبادت کے لئے جگاتے اور سوئے ہوؤں کو بیدار کرتے تھے۔

بہت سے لوگ خود تو بہت عبادت کرتے ہیں، لیکن گھر والوں کی طرف سے غافل رہتے ہیں، جو کہ فرض نماز بھی نہیں پڑھتے، اور بعض لوگ رمضان کے شروع میں تو کچھ عبادت کرتے ہیں، لیکن آخری عشرہ میں غافل ہوجاتے ہیں، یہ نامناسب طریقہ ہے؟

## لیلۃُ القدر کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ترجمہ: رمضان کا مہینہ آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے، جس میں ایک رات ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا وہ ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا، اور اس (لیلۃُ القدر) کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا، مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے (ابنِ ماجہ، حدیث نمبر 1644)

لیلۃُ القدر بڑی عظمت وبزرگی اور خیر وبرکات والی رات ہے، جو کہ رمضان کے آخری عشرہ کی

راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہوتی ہے، چنانچہ اسی رات میں قرآن مجید نازل ہوا، اور اسی رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہم فیصلے صادر ہوتے ہیں، قرآن مجید میں اس رات کو ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل بتلایا گیا ہے، اسی رات میں آسمان سے زمین پر تقدیری فیصلے لے کر فرشتے اترتے ہیں۔

ہزار مہینے کے تراسی سال اور چار مہینے ہوتے ہیں، خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اس رات کی خیر اور بھلائی نصیب ہو جائے اور وہ شخص اس ایک رات کو عبادت میں گزار دے۔

اللہ جلَّ شانہٗ کا درحقیقت یہ بہت بڑا انعام ہے کہ قدر دانوں کیلئے لیلۃُ القدر کی شکل میں ایک بہت بڑی نعمت عطا فرمائی، اس رات کو دراصل ''سَیِّدُاللَّیَالِیْ''یعنی تمام راتوں کی سردار کہنا چاہئے۔

## لیلۃُ القدر کس رات میں ہوتی ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃُ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو''(بخاری، حدیث نمبر 2017)

لہٰذا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں لیلۃُ القدر کی ممکنہ راتوں میں عبادت کرنی چاہئے، جس کے نتیجے میں ان شاء اللہ تعالیٰ لیلۃُ القدر کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

احادیث میں لیلۃ القدر سے متعلق ایک خاص دعا وارد ہوئی ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

''میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃُ القدر ہے، تو میں اس میں کیا کہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ یہ کہیں کہ:

''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ''

اے اللہ! آپ بہت معاف فرمانے والے ہیں، معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں، تو آپ مجھے معاف فرمادیجئے''(سنن الترمذی، حدیث نمبر 3513، ابواب الدعوات)

# تراویح کے مختصر فضائل واحکام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض قرار دیے، اور میں نے رمضان کی رات میں قیام (اور تراویح) کو سنت قرار دیا، پس جس شخص نے رمضان کا روزہ رکھا، اور رمضان میں قیام کیا (اور تراویح پڑھیں) ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے، اخلاص کے ساتھ، تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح سے نکل جائے گا، جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے وقت تھا'' (سنن نسائی، حدیث نمبر 2210، وسنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1328)

☼ رمضان المبارک کے پورے مہینہ روزانہ تراویح مرد وعورت دونوں کے لئے سنت ہیں۔

☼ تراویح کی بیس رکعات سنت ہیں، جس پر امتِ مسلمہ نے ہمیشہ عمل کیا ہے۔

☼ پورے رمضان میں ایک مرتبہ قرآن مجید مکمل کرنا (پڑھ کر یا سن کر) سنت ہے، قرآن مجید مکمل ہوجانے کے بعد تراویح چھوڑ دینا اچھا نہیں، کیونکہ دونوں الگ الگ مستقل سنت ہیں۔

☼ تراویح دو دو رکعات کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ایک سلام سے چار چار بھی پڑھنا جائز ہے۔

☼ خواتین کو تراویح کی نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھنا، زیادہ بہتر ہے۔

☼ نمازِ تراویح میں بالغ شخص یا حافظ کو امام بنانا چاہیئے، لیکن اگر ان میں سے کوئی میسر نہ ہو، تو بعض فقہاء کے قول کے پیشِ نظر، سمجھدار نابالغ حافظ کو بھی امام بنانے کی گنجائش ہے، لیکن بہتر یہی ہے کہ کسی بالغ حافظ کو امام بنایا جائے۔

☼ ڈاڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے کم کرنے والا حافظ کے پیچھے حتی الامکان تراویح پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

☼ ایسے شخص کو بھی امام نہیں بنانا چاہیئے، جو واضح طور پر فسق وفجور میں مبتلا ہو۔

☼ ایسے شخص کے پیچھے تراویح پڑھنا بھی جائز نہیں، جس کا تلفظ صحیح نہ ہو، اور قرآن مجید کو غلط پڑھتا

ہو، یا وہ قرآن مجید کو بہت تیز پڑھتا ہو کہ جس سے حروف کٹ جاتے ہوں، اور **یعلمون تعلمون** سمجھ آتا ہو، یا نماز کے افعال اتنی جلدی ادا کرتا ہو کہ نماز کے فرائض یا واجبات بھی پورے نہ ہوتے ہو، جہاں ان مذکورہ شرائط کے مطابق حافظ نہ ملے، وہاں غیر حافظ کے پیچھے سورتوں کے ساتھ تراویح پڑھ لی جائے۔

☼ اگر تراویح کی کوئی رکعت فاسد ہو جائے، تو اس میں پڑھا ہوا قرآن مجید بھی دہرانا چاہئے، نماز میں پڑھی گئی آیت سجدہ کا سجدہ، اسی نماز میں ادا کرنا چاہیے۔

☼ اگر کوئی تراویح نہ پڑھ سکے، اور صبح صادق ہو جائے، تو اب اس کی قضاء نہیں۔

☼ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جو شخص روزہ نہ رکھے وہ تراویح بھی نہ پڑھے یہ غلط ہے، روزہ اور تراویح دونوں الگ الگ حکم ہیں، ایک کی وجہ سے دوسرے کو چھوڑنا صحیح نہیں۔

☼ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال بوقتِ ضرورت اور صرف بقدر ضرورت کرنا چاہئے، آج کل بعض مساجد میں تراویح کے لئے مسجد کا اوپر والا اسپیکر استعمال کیا جاتا ہے، جس کی عام طور پر ضرورت نہیں ہوتی، اس میں کئی گناہ ہیں (مثلاً قرآن مجید کی بے ادبی، آیت سجدہ سننے والوں پر سجدے کا لازم رہ جانا، عبادت یا آرام میں مشغول یا مریضوں کو خلل اور تکلیف پہنچنا) اس لئے عام حالات میں مسجد کے اندورنی اسپیکر کے استعمال پر اکتفاء کرنا چاہئے۔

☼ ختم قرآن کے موقعہ پر ضرورت سے زیادہ روشنی اور چراغاں کرنا، مووی بنانا، ہاروں کا التزام کرنا، یا کسی مقرر کی تقریر کو لازم سمجھنا، یا دوسری غیر ضروری چیزوں کا بہت زیادہ اہتمام وغلو کرنا، یا کسی بھی طرح مسجد کی بے حرمتی کرنا درست نہیں۔

## تسبیح تراویح

☼ ہر چار رکعت تراویح کے بعد کچھ دیر وقفہ کرنا بہتر ہے، اس درمیان خواہ خاموش رہے، یا دعاء کرے یا کوئی ذکر وغیرہ آہستہ آواز میں پڑھے، یا تسبیح پڑھ لے، لیکن تسبیح تراویح کے نام سے جو دعاء مشہور ہے، اس کو لازمی طور پر پڑھنا، یا تراویح کی سنت سمجھنا غلط ہے۔

بہت سے لوگ اہم مسائل کو چھوڑ کر صرف تسبیح تراویح کو شائع کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، یہ بھی حد سے تجاوز ہے۔

# اعتکاف کے مسائل

☼ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں (بیسویں روزہ کے دن سورج غروب ہونے سے لے کر عید کا چاند نظر آنے تک) جو اعتکاف کیا جاتا ہے، یہ مسنون اعتکاف کہلاتا ہے، مسنون اعتکاف کی دل میں اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ ''میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے رمضان کے آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں''۔

☼ مسنون اعتکاف کی نیت بیس تاریخ کے غروب سے پہلے کرلینی چاہئے۔

فقہائے احناف کے نزدیک مسنون اعتکاف صحیح ہونے کے لئے روزہ ضروری ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص اعتکاف کے دوران کوئی ایک روزہ نہ رکھ سکے، یا اس کا روزہ کسی وجہ سے ٹوٹ جائے، تو اس کا مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

البتہ بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ جس نے پہلے دو عشروں میں پابندی سے روزے نہ رکھے ہوں، یا تراویح نہ پڑھی ہو وہ مسنون اعتکاف نہیں کرسکتا، یہ غلط فہمی ہے۔

اعتکاف کی حالت میں بعض چیزیں جائز بعض مکروہ وممنوع اور ایسی ہیں کہ ان سے ثواب وقبولیت ہی ضائع ہوجاتی ہے، لہٰذا ان سے بچنے کا پورا اہتمام رکھیں۔

## اعتکاف کی حالت میں جائز کام

یہ کام اعتکاف کی حالت میں جائز ہیں:

☼ کھانا پینا (بشرطیکہ مسجد کو ملوث نہ کیا جائے اور مسجد کا احترام رکھا جائے) ☼ سونا ☼ بات چیت کرنا (لیکن فضول گوئی سے پرہیز ضروری ہے) ☼ نکاح یا کوئی اور عقد کرنا ☼ کپڑے بدلنا ☼ خوشبو لگانا ☼ سر اور داڑھی میں تیل لگانا ☼ کنگھی کرنا بشرطیکہ مسجد، اس کی دیوار، چٹائی وغیرہ تیل اور بالوں سے ملوث نہ ہو ☼ مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا، نسخہ لکھنا یا دوا بتا دینا ☼ قرآن کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا اور لینا ☼ برتن، کپڑا دھونا، سینا بشرطیکہ مسجد ملوث نہ ہو اور پانی مسجد

سے باہر گرے اور خود مسجد میں رہیں ☼ ضرورت کے وقت مسجد میں ریح خارج کرنا ☼ حجامت بنانا (لیکن بال مسجد میں نہ گریں بلکہ کسی کپڑے وغیرہ پر جمع کریں)

☼ بقدرِ ضرورت بستر، صابن، کھانے پینے اور ہاتھ وغیرہ دھونے کے برتن اور مطالعہ کے لئے دینی کتب مسجد میں رکھنا (لیکن اتنا سامان نہ ہو کہ دوکان ہی لگ جائے یا جگہ گھِر جانے کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہو)

☼ بقدرِ ضرورت اپنے اور بال بچوں یا خرید و فروخت سے متعلق باتیں کرنا۔

☼ پیشاب پاخانہ کے لئے جاتے ہوئے کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا مختصر بات چیت کرنا بشرطیکہ اس کے لئے ٹھہرنا نہ پڑے ☼ معتکف کو مسجد میں سگریٹ پینا جائز نہیں، کم از کم اعتکاف کے دنوں میں تو بالکل چھوڑ ہی دے، البتہ اگر کسی کو شدید تقاضا ہو، تو پیشاب پاخانہ کے لئے جاتے آتے ہوئے پینے کی گنجائش ہے، لیکن ساتھ ہی اس کی بدبو الائچی وغیرہ کھا کر، یا مسواک کر کے دور کرے۔

## اعتکاف کے ممنوعات ومکروہات

☼ بعض چیزیں تو ہر حال میں حرام ہیں اور اعتکاف، رمضان، روزے اور مسجد میں ان کی برائی کئی طرح سے بڑھ جاتی ہے، مثلاً غیبت کرنا، چغلی کرنا، لڑنا، لڑانا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، جھوٹی قسمیں کھانا، بہتان لگانا، کسی کو ناحق تکلیف پہنچانا، کسی کے عیب تلاش کرنا، کسی کو رسوا کرنا، تکبر اور غرور کی باتیں کرنا، ریا کاری دکھلاوا کرنا، دین کے متعلق بلا تحقیق بحث ومباحثہ اور رائے زنی کرنا وغیرہ۔

☼ جو باتیں جائز ہوں، جن کے کرنے میں نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے، بوقت ضرورت، بقدر ضرورت کرنے کی اجازت ہے۔

☼ معتکف کو بلا ضرورت کسی شخص کو جائز باتیں کرنے کے لئے بلانا اور باتیں کرنا مکروہ ہے اور خاص اس غرض سے محفل جمانا، ناجائز ہے۔

☼ معتکف کو اعتکاف کی حالت میں فحش یا بے کار اور جھوٹے قصے کہانیوں یا اسلام کے خلاف مضامین پر مشتمل لٹریچر، تصویر دار اخبارات ورسائل یا اخبارات کی جھوٹی خبریں مسجد میں لانا، رکھنا،

پڑھنا سننا جائز نہیں۔

☼ بعض عوام دوست واحباب کے ساتھ کسی ایک جگہ اس لیے اعتکاف میں بیٹھتے ہیں، تاکہ دل لگا رہے، اور ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزرنا آسان ہو، اور پھر اعتکاف میں ہنسی مذاق، فضول گوئی، غپ شپ، دل لگی میں مبتلا رہتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔

☼ بعض لوگ شہرت کی غرض سے مشہور مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں، جب نیت میں اخلاص نہ رہا، تو ثواب کیسے حاصل ہوگا۔

☼ بعض لوگ مسجد کی صفائی کا خیال نہیں رکھتے۔

☼ بعض ضرورت سے زیادہ سامان اور بکھیڑا مسجد میں لے آتے ہیں۔

☼ بعض کو دوسروں کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا، آرام کے وقت اونچی آواز سے بات چیت یا ذکر وتلاوت کرتے ہیں، یا بجلی وغیرہ جلا کر روشنی کر دیتے ہیں، جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے، یہ سب امور گناہ اور منع ہیں، دوسروں کے آرام کے وقت کسی کو تکلیف ہو، تو بجلی نہ جلائیں صرف اپنی طرف کی جلائیں یا چھوٹے لیمپ سے کام لیں۔

☼ بعض لوگ مسجد کی بجلی اور پانی، گیس وغیرہ کا بے جا اور فضول استعمال کرتے ہیں جو گناہ ہے، مسجد کی چیزیں بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت استعمال کرنی چاہئیں۔

☼ بعض معتکف حضرات دوسرے کی چیزوں کو ان کی اجازت اور خوش دلی کے بغیر استعمال کر لیتے ہیں، جو کہ ناجائز ہے۔

## ان ضروریات کے لئے نکلنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا

☼ پیشاب پاخانے اور استنجے کی ضرورت کے لئے۔

☼ غسل واجب کے لئے، احتلام ہونے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، لیکن پہلے فوراً تیمّم کر لینا چاہئے۔

☼ وضو کرنے کے لئے وضو کے ساتھ مسواک منجن، صابن اور تولیہ کا استعمال جائز ہے۔

☼ کھانے پینے کی ضروری اشیاء باہر سے لانے کے لئے جبکہ کوئی اور شخص لانے والا نہ ہو۔

☼ جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے، اگر اس میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو، تو دوسری مسجد میں جمعہ کی

نماز پڑھنے کے لئے جانا، لیکن ان سب امور میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ بوقت ضرورت نکلے اور بقدر ضرورت باہر ٹھہرے۔

**تنبیہ** :۔صرف ہاتھ دھونے، کلی کرنے، دانت صاف کرنے، برتن و کپڑے دھونے سگریٹ پینے، مسجد کا بیرونی دروازہ بند کرنے، اور اسی طرح کے دوسرے کاموں کے لئے مسجد سے نکلنے، اور بغیر شرعی ضرورت کے مسجد سے باہر نکلنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

## مسجد کی حدود

معتکف کو مسجد کی حدود اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے، جو جگہ خاص نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی گئی ہو اور نماز پڑھنے کے سوا اس سے کچھ اور مقصود نہ ہو (جیسے مسجد کا ہال، برآمدہ) اعتکاف کے لحاظ سے صرف اتنا حصہ مسجد کہلاتا ہے۔ اور امام و مؤذن کا حجرہ سامان رکھنے کا کمرہ، استنجاء گاہ، غسل خانہ ،مسجد کا بیرونی دروازہ، وضو خانہ، جوتے اتارنے کی جگہ عام طور پر عین مسجد کی حدود میں شامل نہیں ہوتی۔

## اعتکاف کی قضاء

اگر کسی کا اعتکاف ٹوٹ جائے، تو حنفیہ کے راجح قول کے مطابق صرف اس ایک دن کی قضاء واجب ہے جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے، اگر دن میں ٹوٹا، تو صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک روزے کے ساتھ قضاء کرے، اور اگر رات کو ٹوٹا ہے، تو پھر رات اور دن دونوں کی قضاء کرے، یعنی شام کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہو، وہاں رہے اگلے دن روزہ رکھے، اور غروب کے بعد مسجد سے نکل جائے۔

اگر اعتکاف ٹوٹنے کے بعد رمضان کے کچھ دن باقی ہوں، تو ان دنوں میں بھی قضاء کی جاسکتی ہے ورنہ پھر بعد میں کرے۔

## جمعۃ الوداع

☼ بعض لوگ رمضان المبارک اور خاص کر جمعۃ الوداع میں قضاء عمری کے نام سے چند رکعتیں پڑھتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ ذمہ میں قضاء شدہ نمازیں اس طرح ادا ہوجاتی ہیں، یہ سراسر غلط ہے

شریعت میں اس قسم کا کوئی ثبوت نہیں۔

☼ اسی طرح بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رمضان یا آخری جمعہ کو جو کپڑا پہنا جائے، وہ بے حساب ہو جاتا ہے، یہ بھی غلط ہے۔

☼ بعض لوگ صرف آخری جمعہ کا روزہ رکھ لیتے ہیں اور باقی روزوں کا اہتمام نہیں کرتے۔

☼ بعض حضرات جمعۃ الوداع کو نعتیہ انداز میں وداع وفراق کے مضامین بڑے اہتمام سے پڑھتے ہیں، جس کا ثبوت نہیں۔

☼ کچھ لوگ جمعۃ الوداع کو عید الفطر کی طرح سمجھتے ہیں، یہ بھی غلط ہے۔

# صدقۂ فطر کے مختصر فضائل واحکام

احادیث وروایات میں صدقۂ فطر کے عظیمُ الشان فضائل وفوائد آئے ہیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکاۃِ فطر (یعنی صدقۂ فطر) روزے داروں کو بیکار اور بے ہودہ باتوں سے پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے، اور مساکین کو کھلانے (یعنی ان کی مدد وتعاون کرنے) کے لئے مقرر فرمایا، جس نے (عید کی) نماز سے پہلے ادا کردیا تو یہ مقبول صدقۂ فطر ہے، اور جس نے عید کی نماز کے بعد ادا کیا تو پھر یہ صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے (ابوداؤد، حدیث نمبر 1609)

مطلب یہ ہے کہ صدقۂ فطر سے روزے یا روزہ دار کی تطہیر وپاکیزگی حاصل ہوتی ہے، اور جو روزے کی حالت میں فضول اور فحش کلام وغیرہ سرزَد ہوجاتے ہیں، صدقۂ فطر کے ذریعہ سے ان کا ازالہ ہوجاتا ہے، اور صدقۂ فطر سے ضرورت مندوں کا تعاون الگ ہوتا ہے۔

☼ حنفیہ کے نزدیک جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ فرض ہو یا زکوٰۃ فرض نہ ہو، لیکن اس کی ملکیت میں ضروری سامان سے زائد کم ازکم اتنا مال وسامان ہو، جس کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، ایسے شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر (فی کس پونے دوکلو اور احتیاطاً سوا دوکلو گندم یا اس کی قیمت) ادا کرنے کا حکم ہے، یہ تو تفصیل ان لوگوں کے حق میں تھی، جو صاحبِ نصاب ہوں۔

لیکن صدقۂ فطر کی اہمیت اور تاکید کے پیشِ نظر جمہور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ صدقۂ فطر ہر اُس شخص کو بھی ادا کرنا چاہئے، جو صاحبِ نصاب نہ ہو، اور اس کے پاس اپنی ذات اور جن لوگوں کا اپنے ذمہ نان نفقہ واجب ہے، ان کے نان ونفقہ کے علاوہ ایک رات اور ایک دن کی خوراک کا بندوبست ہو۔

☼ ٹی وی، وی سی آر جیسی خرافات ضروری سامان میں داخل نہیں اس لئے ان کی قیمت بھی حساب

میں لگائی جائے گی۔

اس لیے اگر کوئی غریب اور غیر صاحبِ نصاب شخص بھی صدقۂ فطر ادا کرے، تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر ہے، اور روزوں میں رہی سہی کمی وکوتاہیاں کی تلافی ہو سکے، اگر چہ ایسا کرنا اس پر واجب نہیں۔

☼ بیوی کی طرف سے شوہر پر اور بالغ اولاد کی طرف سے والدین پر صدقۂ فطر لازم نہیں۔

☼ صدقۂ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہتر ہے، اور اگر کسی نے پہلے ہی رمضان میں، یا رمضان سے بھی پہلے ادا کر دیا، تب بھی ادا ہو جائے گا۔

☼ اگر کسی نے صدقۂ فطر نہیں دیا اور عید کا دن بھی گزر گیا تو بھی لازم رہے گا معاف نہیں ہوگا۔

☼ لوگوں میں مشہور ہے کہ جس نے روزے نہ رکھے ہوں اس پر صدقۂ فطر نہیں یہ غلط ہے

☼ جس غریب کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کی وجہ سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے ایسے غریب کو صدقۂ فطر دیا جا سکتا ہے۔

☼ صدقۂ فطر کا غریب کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے مگر بتا کر دینا ضروری نہیں۔

☼ ایک شخص یا ایک سے زیادہ افراد کا صدقۂ فطر ایک غریب، یا کئی غریبوں کو دینا جائز ہے۔

☼ صدقۂ فطر ان ہی افراد کو دیا جائے، جن کو زکاۃ دینا جائز ہے۔

# عیدالفطر کے مختصر فضائل واحکام

عید کا دن چونکہ عبادت اور خوشی کے مجموعے کا دن ہے، اس لیے شریعت کی طرف سے اس دن ایسے کام عبادت قرار دیے گئے ہیں جو ان دونوں عناصر کو شامل ہوں؛ یعنی ان میں عبادت کا پہلو بھی ہو، اور خوشی ومسرت کا پہلو بھی ہو۔

چنانچہ احادیث وروایات سے عید کے دن چند اعمال کا سنت ومستحب ہونا معلوم ہوتا ہے، جن کا خلاصہ یہ ہے:

(1)......عید کی رات میں حسبِ توفیق نفلی عبادت وذکر کرنا، اور بطورِ خاص گناہوں سے بچنا۔

(2)......عید کے دن صبح کو سویرے اُٹھنا، اور فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا، اور کوئی معقول عذر نہ ہو، تو مرد حضرات کو فجر کی نماز باجماعت پڑھنا۔

(3)......شریعت کے موافق طہارت ونظافت اور صفائی ستھرائی اور زیب وزینت اختیار کرنا۔

(4)...... خوب اہتمام کے ساتھ میل کچیل دور کر کے غسل کرنا۔

(5)......خاص اہتمام کے ساتھ مرد وعورت سب کو مسواک کرنا۔

(6)...... فاضل (یعنی زیرِ ناف وبغلوں اور مونچھوں کے) بال اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے ناخن وغیرہ کاٹنا۔

(7)...... پاک وصاف عمدہ لباس جو میسر ہو پہننا۔

(8)......خوشبو لگانا (مگر خواتین زیادہ تیز خوشبو لگانے سے پرہیز کریں)

(9)......صدقۂ فطر ادا نہ کیا ہو، تو عید کی نماز سے پہلے پہلے ادا کر دینا۔

(10)......عید کی نماز کے لئے جلدی پہنچنا۔

(11)......کوئی عذر نہ ہو تو عید کی نماز ادا کرنے کے لیے پیدل جانا۔

(12)......کوئی عذر نہ ہو تو عید کی نماز، عید گاہ میں ادا کرنا۔

(13)......عید کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں تکبیر کہنا، اور تکبیر ان الفاظ میں کہنا بہتر ہے:

" اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

(14)......عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالینا۔

(15)...... جس راستہ سے عید کی نماز کے لئے جائیں اس کے علاوہ سے واپس آنا۔

(16)......اپنی وسعت وحیثیت کے مطابق صحیح مستحقین ومساکین کو صدقہ کرنا۔

(17)......حسبِ حیثیت اپنے اہل وعیال اور گھر والوں کی ضروریات (لباس، اور کھانے پینے وغیرہ) میں وسعت وفراخی کرنا۔

(18)......گھر والوں، عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا۔

عید کے دن ایک دوسرے کو مبارک باد دینا درست ہے، بشرطیکہ اسے ضروری نہ سمجھا جائے، اور اسی طرح مصافحہ ومعانقہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا اور گلے ملنا) خاص عید کے دن کی سنت نہیں، لہٰذا اس کو عید کی سنت یا لازم نہ سمجھا جائے، لیکن اگر کوئی اس کو لازم اور سنت نہ سمجھتے ہوئے، کرے تو حرج نہیں۔

## عید کے بعد چھ روزے

عید کے بعد چھ روزے رکھنے کی حدیث میں فضیلت آئی ہے۔ یہ روزے شوال کے مہینے میں لگا تار، یا وقفہ وقفہ سے رکھنا جائز ہے، اور فوراً عید کے اگلے روز سے رکھنا بھی ضروری نہیں۔

(تفصیلی دلائل اور حوالہ جات کے لئے "شوال اور عید الفطر کے فضائل واحکام" ملاحظہ فرمائیں)

تمت